بسم الله الرحمن الرحيم

فضائل واعمال

مسجد کوفہ

ترجمہ:

علامہ سید افتخار حسین نقوی النجفی

مرکز تحقیقات منتہائے نور، اسلام آباد

تعارف کتاب

نام کتاب	:	فضائل واعمال مسجد کوفہ
ترجمہ	:	علامہ سید افتخار حسین نقوی النجفی
نظر ثانی	:	محمد نقی
کمپوزنگ و سرورق	:	شاہد علی جعفری
سال اشاعت	:	۲۰۲۴ء
قیمت	:	
ناشر	:	منتہائے نور مرکز تحقیقات، اسلام آباد
کتاب ملنے کا پتہ	:	دانیال پلازہ، چٹھہ بختاور، پارک روڈ اسلام آباد
فون	:	+92-333-1910220
ویب سائٹ	:	www.muntahaenoor.com

فہرست

کوفہ اور "مسجد کوفہ" کی فضیلت 9
مسجد کوفہ کی فضیلت.. 9
قرآن کریم میں مسجد کوفہ کا ذکر 10
مسجد کوفہ کے بارے احادیث.. 12
مسجد کوفہ میں نماز پڑھنے کی فضیلت.................................... 19
مسجد کوفہ تمام جگہوں سے بہترین جگہ 21
مسجد کوفہ جنت کے محلات میں سے ایک محل.............................. 22
مسجد کوفہ پہلی جگہ جہاں اللہ کی عبادت ہوئی 22
جمعہ کے دن ظہر سے پہلے مسجد کوفہ سے باہر نکلنا مکروہ ہے................... 22
مسجد کوفہ میں اعتکاف بیٹھنا 23
مسجد کوفہ کی قدامت.. 23
مسجد کوفہ کی سب سے پہلے بنیاد....................................... 25
مسجد کوفہ امام مہدیؑ کے فیصلوں کی جگہ.................................. 28
مسجد کوفہ کے اعمال 30
دکۃ القضاء کے اعمال.. 32
"بیت الطّست" کے اعمال... 33
مقام النبی ﷺ یا دکۃ المعراج 34
مقام حضرت آدمؑ کے اعمال 35
مقام حضرت جبرئیل علیہ السلام کے اعمال 40
مقام امام زین العابدین علیہ السلام کے اعمال 41
اعمال باب الفرج (مقام نوحؑ)... 42

مقام نوح علیہ السلام کے اعمال................................ 43
مقام نوح علیہ السلام پر نماز حاجت................................ 43
محراب امیر المؤمنین کے اعمال................................ 45
مناجات امیرالمومنین علیہ السلام 45
دکۃ امام جعفر صادق کے اعمال................................ 47
مسجد کوفہ میں نماز حاجت 47
زیارت مسلم بن عقیل علیہ السلام................................ 48
زیارت ہانی بن عروہ رضوان اللہ علیہ................................ 50
زیارت مختار ثقفی رضوان اللہ علیہ 51
مسجد کوفہ کے متعلق معلومات................................ 51

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اسلام میں مساجد کا بہت زیادہ احترام اور مقام ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مساجد کو اپنی ذات کے ساتھ تعلق قرار دیا ہے اور اسے اپنی وحدانیت کے بیان کی جگہ قرار دیا ہے۔ سورۂ جن آیت: ۱۸: ''وَّ اَنَّ الۡمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدۡعُوۡا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا'' ترجمہ: ''مساجد اللہ کے ساتھ خاص ہیں اور اللہ کے ہمراہ کسی اور کو مت پکارو۔'' یعنی یہ مساجد اللہ کے لیے خالص ہیں، دعا کے واسطے جگہیں ہیں، اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورہ اعراف کی آیت ۲۹ میں ارشاد فرمایا: ''وَ اَقِیۡمُوۡا وُجُوۡہَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ وَّ ادۡعُوۡہُ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ ۬ۚ کَمَا بَدَاَکُمۡ تَعُوۡدُوۡنَ۔'' ترجمہ: اور یہ کہ ہر عبادت کے وقت تم اپنی توجہ مرکوز رکھو اور اس کے مخلص فرمانبردار بن کر اسے پکارو، جس طرح اس نے تمہیں ابتدا میں پیدا کیا ہے اسی طرح پھر پیدا ہو جاؤ گے۔

یہاں پر بتایا گیا ہے کہ اپنی فناء ہونے والی زندگی میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو تاکہ آخرت کی ابدی زندگی کے لیے کچھ حاصل کر لو۔ اُخروی زندگی کی دعا اسی فانی زندگی میں رہتے ہوئے مانگنی ہے اور مساجد ایسی جگہیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے رُوح کی تربیت، ایمان کی مضبوطی اور زندگی کی مشقتوں اور سختیوں سے جسم کو راحت اور سکون پہنچانے کے لیے قرار دیا ہے۔ انسان مساجد میں آکر اپنے خالق سے رابطہ کرتا ہے تاکہ نفسیاتی طور پر مضبوط ہو اور اس کی رُوح کو طاقت ملے۔ چونکہ روح ہی انسان کی جسمانی طاقت کا سرچشمہ ہے جس کے ذریعے وہ اللہ تعالیٰ کے کامل ترین نظام جو اس نے اپنی مخلوق کے واسطے قرار دیا ہے اس میں اپنی حیات کو جاری رکھ سکتا ہے اور اپنی دُنیا کے معاملات اور کاموں کو انسانیت کے راستے میں جاری و ساری رکھتا ہے اور اسے منظّم کرتا ہے۔

انسان جب اللہ کے گھر کا رُخ کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے رب تعالیٰ سے ملاقات کے لیے آمادہ ہو کر جائے اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرے اور اپنے آپ کو اس طرح خوبصورت بنائے کہ وہ اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے کے لائق ہو اور جس طرح عبادت کا حق ہے اس طرح اللہ کی عبادت کرے اور یہ عبادت جب مساجد میں ہو، مساجد اللہ کے گھر ہیں، اللہ تعالیٰ نے سورۂ الاعراف کی آیت ۳۱ میں فرمایا ہے:

"يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔"

ترجمہ: اے بنی آدم! ہر عبادت کے وقت اپنی زینت (لباس) کے ساتھ رہو۔

یہ احکام عمومی طور پر ہر مسجد کے لیے ہیں۔ ان مساجد میں ایک مسجد؛ مسجد الکوفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی خلقت سے پہلے اس جگہ کو فرشتوں کی عبادت گاہ بنایا تھا۔ وہ اس جگہ پر اپنے خالق اور اپنے رب کی عبادت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قسم قسم کی نعمات ان کو عطاء کی ہوئی تھیں۔ اللہ کے ولی حضرت امام علی علیہ السلام نے اسے اپنی عادلانہ اور انصاف پر مبنی حکومت کے لیے نقطہ آغاز بنایا اور اپنے تہجد کے لیے محراب قرار دیا اور دن و رات کے اوقات میں اسی جگہ عبادت کرتے تھے۔ یہی جگہ آپ کی شہادت کی جگہ ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے امام علی علیہ السلام کو جو وعدہ دیا تھا کہ وہ مسجد میں شہادت کے رتبہ کو پائیں گے اور کامیاب ہوں گے، وہ وعدہ سچا ہوا اور آپ کی ریش مبارک اسی جگہ خون سے رنگین ہوئی اور شہادت کے درجہ پر پہنچے۔ یہی مسجد مستقبل میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ کو عملی جامہ پہنانے کا مقام ہوگا۔ جہاں حجت اللہ امام مہدی (عج) کی حکومت قائم ہو گی جس میں زمین پر عدل و انصاف قائم ہوگا جس طرح اس سے پہلے زمین ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی۔

یہ وہ عظیم مسجد ہے جس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں، نمازوں کا ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے، حاجات پوری ہوتی ہیں اور یہاں پر بیٹھے ہوئے نفوس اور آنے والے نفوس راحت محسوس کرتے ہیں اور اللہ کے آگے جھکتے نظر آتے ہیں اور ایسے لگتا ہے جیسے آدمی بیت الحرام میں بیٹھا ہو۔ اس میں اعتکاف بیٹھ سکتا ہے، نماز واجب پڑھ سکتا ہے اور بڑے بڑے بزرگ علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ مسجد الکوفہ میں مسافر نماز کو قصر کی بجائے پوری پڑھ سکتا ہے۔ لوگ دُور دُور سے آتے ہیں اور اس مسجد میں بیٹھ کر عبادت کرتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے رحمت مانگتے ہیں۔

کوفہ اور ''مسجد کوفہ'' کی فضیلت

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنی مبارک خلافت کے دنوں میں فرمایا: ''اے کوفہ والو! اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم کو ایک ایسا عطیہ دیا ہے جو کسی اور کو نہیں ملا۔ تمہاری نماز کی جگہ کو فضیلت دی ہے۔ اسی جگہ پر وہ مصلیٰ ہے جہاں آدمؑ کا گھر ہے، نوحؑ کا گھر ہے،ادریسؑ کا گھر ہے، ابراہیم خلیل اللہؑ کا مصلیٰ ہے ان کے بھائی خضرؑ کی نماز کی جگہ ہے، میری نماز کی جگہ ہے۔ تمہاری یہ مسجد ان چار مسجدوں میں سے ایک ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں کے لیے منتخب کیا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ مسجد قیامت کے دن دو سفید کپڑوں میں احرام باندھے ہوئے شخص کی شکل میں اپنے اہل اور اس مسجد میں نماز پڑھنے والوں کے لیے شفاعت کرے گی اور اس کی شفاعت رد نہیں ہو گی۔ دن گزرتے جائیں گے یہاں تک کہ حجر اسود اس میں نصب ہو گا۔ ایسا زمانہ آئے گا کہ ضرور یہ میری اولاد سے امام مہدی علیہ السلام کی نماز کی جگہ ہو گی اور ہر مومن کی نماز کی جگہ ہو گی اور زمین میں کوئی بھی مومن نہیں بچے مگر یہ کہ اس کا دل اسی کی طرف متوجہ ہو گا۔ تم اس کو مت چھوڑو، اس میں نماز کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل کرو، اس میں آکر اپنی حاجات مانگو اور امید رکھو کہ تمہاری حاجات یہاں پوری ہوں گی۔ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اس مسجد میں کیا برکت ہے تو زمین کے کونے کونے سے یہاں پر آئیں اگرچہ برف کے اوپر گھٹنوں کے بل چل کر کیوں نہ آنا پڑے۔''[1]

مسجد کوفہ کی فضیلت

بیت اللہ الحرام کے علاوہ جتنی بھی مساجد ہیں ان مساجد میں قدیم ترین مسجد ''مسجد کوفہ'' ہے جیسا کہ سیر و تواریخ کی کتابوں میں یہ بات آئی۔

روایات میں بیان ہوا ہے کہ یہ جگہ حضرت آدم علیہ السلام کی خلقت سے پہلے فرشتوں کی عبادت گاہ اور مبارک جگہ تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت ڈالی۔ یہ ہمارے بابا آدم علیہ السلام اور

[1] ۔امالی شیخ صدوقؒ، صفحہ ۲۹۸۔

ان کے بعد آنے والے انبیاء و رسل علیہم السلام اور اولیاء اور صدیقین کی عبادت کی جگہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی فضیلت کے لیے اتنا کافی ہے کہ مسافر جو اپنی نماز کو قصر پڑھتا ہے اسے چار جگہوں پر اختیار ہے کہ نماز قصر پڑھے یا پوری، ان میں سے ایک مسجد کوفہ ہے۔

مسجد کوفہ کی فضیلت بارے بہت ساری روایات آئی ہیں۔ ہمارے علماء آئمہ اطہار علیہم السلام کے زمانے سے آج تک اس کی فضیلت اور عظمت کو بیان کرتے آئے ہیں۔ جو بھی اس مسجد میں عبادت کرتا ہے اس کے لیے بڑا اجر ہے۔ تواریخ اور سیر کے مصنفین خواہ وہ شیعہ ہوں یا اہل سنت ہوں سب نے اس کی فضیلت کے متعلق بڑی تفصیلی تحریریں لکھی ہیں۔ بیت اللہ الحرام اور مسجد نبوی ﷺ کے علاوہ جتنی بھی مساجد ہیں ان سب میں مسجد کوفہ کی زیادہ فضیلت ہے۔

قرآن کریم میں مسجد کوفہ کا ذکر

قرآن میں آیات آئی ہیں جن میں مسجد کوفہ کی فضیلت کا بیان ہے۔ ان میں سے بعض آیات کو ان کی تفسیر کے ساتھ ذکر کرتے ہیں:

۱۔ ”رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ“[1]

ترجمہ: میرے رب! مجھے اور میرے والدین کو اور جو ایمان کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہو اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو معاف فرما۔

ابو سعد الخراسانی کہتے ہیں کہ میں نے ابوالحسن امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ”امیر المومنین علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام میں سے کس کی قبر کی زیارت کرنے کی زیادہ فضیلت ہے؟ آپؑ نے فرمایا: تم کہاں پر رہتے ہو؟ راوی کہتا ہے میں نے عرض کیا: میں کوفہ میں رہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: مسجد کوفہ نوح علیہ السلام کا گھر ہے، اگر کوئی شخص اس مسجد میں سو مرتبہ داخل ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے سو مغفرت لکھے گا کیونکہ اس میں نوح علیہ السلام کی دعا موجود ہے۔

[1]۔ سورہ نوح آیت، ۲۸۔

نوح علیہ السلام کی دعا یہ ہے:

"رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنٰتِ"

"میرے رب! مجھے اور میرے والدین کو اور جو ایمان کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہو اور تمام مومن مردوں اور عورتوں کو معاف فرما۔" راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: اپنے والدین سے اُنہوں نے کون مراد لیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: آدم اور حواء علیہما السلام۔

مسجد کوفہ چونکہ حضرت نوح علیہ السلام کا گھر ہے تو جو بھی مسجد کوفہ میں داخل ہو گا وہ حضرت نوح علیہ السلام کی اس دعا میں شامل ہے جو حضرت نوح علیہ السلام نے مانگی ہے۔

۲۔ "وَّ اٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِيْنٍ"[1] ترجمہ: اور انہیں ہم نے ایک بلند مقام پر جگہ دی جہاں اطمینان تھا اور چشمے پھوٹتے تھے۔

ابو سعید الاسکافی نے ابو جعفر امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا "وَّ اٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِيْنٍ" اس آیت میں "ربوۃ" سے کوفہ، "قرار" سے مسجد کوفہ اور "معین" سے دریائے فرات مراد ہے۔

۳۔ "وَ التِّيْنِ وَ الزَّيْتُوْنِ ۙ وَ طُوْرِ سِيْنِيْنَ وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ"[2] ترجمہ: قسم ہے انجیر اور زیتون کی اور طور سینین کی اور اس امن والے شہر کی۔

موسیٰ بن بکر نے ابو الحسن امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے بابا سے، انہوں نے اپنے آباء سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شہروں سے چار کا انتخاب کیا، التین اور زیتون، طور سینا اور بلد الآمین۔ التین المدینہ ہے، زیتون، بیت المقدس ہے، طور سینا کوفہ ہے اور بلد الآمین مکہ ہے۔

---

[1] ۔ سورہ مومنون، آیت، ۵۰۔

[2] ۔ سورہ التین، آیت، ۱تا۳۔

کوفہ کو طور سینین کہا گیا ہے کیونکہ اس کی پشت پر نجف ہے اور وہ سید الاوصیاء امام علی علیہ السلام کے مناجات کی جگہ ہے۔ جس طرح طور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مناجات کی جگہ ہے۔ یہ وہ پہاڑ ہے جس جگہ نبی موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے دیدار کا سوال کیا تو وہ ٹکڑے ہوا اور اس کا ایک حصہ کوفہ کی پشت پر آیا یا یہ ہے کہ جو کوفہ کی پشت پر ہے یعنی نجف الاشرف یہ خود ہی حقیقت میں طور سینا ہے۔

مسجد کوفہ کے بارے احادیث

علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار کی بائیسویں جلد میں لکھا ہے (اسناد کو چھوڑتے ہوئے) : حبۃ العرنی اور میثم الکنانی نے کہا کہ ایک آدمی علی علیہ السلام کے پاس آیا اور آکر عرض کیا: یا امیر المومنین علیہ السلام! میں نے سفر کے لیے کچھ سامان خریدا ہے، سواری لی ہے اور اپنی ضروریات کو پورا کیا ہے، میں بیت المقدس جانا چاہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: ''تم جاؤ اور اپنی سواری کو بیچو اور جو توشہ اکٹھا کیا ہے اسے کھاؤ اور پیو اور مسجد کوفہ میں رہو کیونکہ مسجد کوفہ چار مساجد میں سے ایک ہے جس میں دو رکعت نماز بہت ساری مساجد میں پڑھی گئی کئی نمازوں کے برابر ہے۔ اس کی برکت ۱۲ میل جہاں سے تم آئے ہو پھیلتی ہے۔ اور اس کے کونے میں تنور ہے جہاں سے پانی نکلا اور حضرت نوح علیہ السلام کا طوفان آیا اور پانچواں ستون جس میں ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے نماز پڑھی اور اس میں ہزار نبی، ہزار وصی نے نماز پڑھی۔ اس میں موسیٰ علیہ السلام کا عصاء ہے، سلیمان علیہ السلام کی (خاتم) انگوٹھی ہے، یقطین کا درخت ہے اور اس کے درمیان میں جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے اور اس میں تین چمکتے دمکتے چشمے ہیں، ایک چشمہ ہے جس میں پانی ہے، ایک چشمہ ہے جس میں دھن یعنی تیل ہے، ایک چشمہ ہے جس میں دودھ ہے اور یہاں سے پلیدی دور ہوتی ہے، مومنین پاک ہوتے ہیں۔ اس میں نوح نبی علیہ السلام نے نماز پڑھی اور اس میں یغوث اور یعقوق ہلاک ہوئے اور قیامت کے دن ستر ہزار محشور ہوں گے کہ ان پر کوئی حساب وکتاب نہیں ہوگا۔ اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ اس میں کیا فضیلت ہے تو وہ گھٹنوں کے بل رینگتے ہوئے چل کر یہاں پر آئیں۔

علامہ مجلسیؒ نے مزید بیان کیا ہے کہ حماد بن زید الحارثی کہتے ہیں کہ میں جعفر بن محمد علیہما السلام کے پاس آیا؛ کوفیوں سے گھر بھرا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک آدمی نے پوچھا: یاابن رسول اللہ ﷺ ! میں مسجد سے دُور ہوں اور میری حیثیت نہیں ہے کہ میں مسجد میں نماز پڑھوں۔ آپؑ نے فرمایا: مسجد میں آؤ کیونکہ اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ مسجد کوفہ کی کیا فضیلت ہے تووہ گھٹنوں کے بل رینگتے ہوئے مسجد میں پہنچیں۔ اس نے کہا: میں مصروف رہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: مسجد میں آؤ، مسجد کو مت چھوڑو اگر ممکن ہو تیرے لیے۔ اس کی دائیں جانب کندہ دروازے کے پیچھے مقام ابراہیم علیہ السلام ہے اور پانچویں جگہ جبرئیل علیہ السلام کا مقام ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر لوگوں کو اس مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا پتہ چل جائے تو اتنا رش کریں جس کاآپ تصور نہیں کر سکتے۔

شیخ صدوق نے کتاب امالی میں ھارون بن خارجۃ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا: ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھ سے پوچھا کہ تیرے اور مسجد کوفہ کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہو گا؟ میں نے کہا: نہیں! آپؑ نے فرمایا: مسجد میں ساری نمازیں پڑھتے ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ امامؑ نے فرمایا: اگر میں وہاں موجود ہوتا تو کوئی ایک نماز بھی مسجد کے علاوہ نہیں پڑھتا۔ تمہیں پتہ ہے کہ اس میں کتنی فضیلت ہے؟ کوئی بھی نبی نہیں آیا، کوئی بھی نیک بندہ نہیں آیا مگر یہ کہ اس نے مسجد کوفہ میں نماز پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ کو جب آسمان کی طرف لے جایا گیا تو جبرئیل علیہ السلام نے آپؐ کے لیے فرمایا: اے محمد ﷺ ! آپ کو معلوم ہے کہ آپ اس وقت کہاں ہو؟ آپؐ نے پوچھا: کہاں ہوں؟ آپؐ کوفان کی مسجد کے سامنے ہیں۔ پھر کہا کہ اجازت دو کہ میں اس جگہ دو رکعت نماز ادا کر لوں۔ پھر وہاں پر آپؐ اُترے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ اس کے سامنے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور دائیں اور بائیں جانب بھی جنت کے باغات سے باغ ہیں اور درمیان میں بھی جنت کے باغوں میں سے باغ ہے، اس کے پیچھے بھی آگے بھی۔ اس میں فریضہ نماز ہزار رکعت کے برابر ہے، نافلہ نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور اس میں بغیر نماز کے بیٹھنا اور بغیر ذکر کے ایسے ہی بیٹھنا

بھی عبادت ہے۔ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اس میں آنے کا کی فضیلت اور کیا شان ہے تو وہ آئیں اور گھٹنوں کے بل بھی کیوں نہ چلنا پڑے، رینگتے ہوئے ہی کیوں نہ آنا پڑے۔

امالی اور بحارالانوار میں محمد بن الحسین اور ھارون بن خارجۃ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''تیرے گھر اور مسجد کوفہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ راوی نے کہا: میں نے بتایا (اتنا فاصلہ ہے)۔ آپؑ نے فرمایا: کوئی بھی مقرب فرشتہ نہیں، کوئی رسول و نبی نہیں، کوئی نیک بندہ نہیں کہ جو کوفہ میں آیا ہو اور اس نے اس مسجد میں نماز نہ پڑھی ہو۔ رسول اللہ ﷺ شب معراج یہاں سے گزرے تو جو فرشتہ آپ کو لے کر جا رہا تھا اس سے یہاں پر نماز پڑھنے کا کہا اور یہاں پر نماز ادا کی۔ اس مسجد میں ایک واجب نماز ہزار رکعت کے برابر ہے اور نافلہ پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور اس میں بیٹھنا بھی عبادت ہے۔ اس میں آیا کرو چاہے تمہیں رش اور بھیڑ سے ہی کیوں نہ گزر کر آنا پڑے۔

فرحۃ الغری اور بحارالانوار میں طویل اسناد کے ساتھ صفوان نے ابی اسامۃ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا: میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: کوفہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، اس میں نوح علیہ السلام کی قبر ہے اور ابراہیم علیہ السلام کی قبر ہے اور تین سو انبیاء کی قبریں ہیں، اس میں ستر نبیوں، چھ سو وصیوں اور سید الاوصیاء امیر المومنین علیہ السلام کی قبر ہے۔

تفسیر العیاشی اور بحارالانوار میں ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مساجد کی فضیلت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: ''مسجد الحرام اور مسجد الرسول ﷺ۔ راوی نے کہا: مسجد الاقصیٰ سے کون سی مسجد مراد ہے (میں آپ پر قربان جاؤں)؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں، وہ آسمان میں ہے، (جب رسول اللہ ﷺ کو معراج پر لے جایا گیا)۔ راوی نے کہا: میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس سے بیت المقدس مراد ہے۔ آپؑ نے فرمایا: مسجد کوفہ بیت المقدس سے افضل ہے۔

امالی اور بحارالانوار میں ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے: علی ابن الحسین علیہما السلام مسجد کوفہ میں آئے، دو رکعت نماز پڑھی پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے اور چل پڑے۔

بحارالانوار میں ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ اس نے کہا: ایک دن میں مسجد کوفہ کے ساتویں ستون کے ساتھ بیٹھا تھا تو میں نے دیکھا کہ باب کندۃ سے ایک شخص آیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ تمام انسانوں میں سے بہت خوبصورت اور چمکتا دمکتا چہرہ والا ہے، اس کے بدن سے خوشبو آرہی ہے، صاف وشفاف لباس پہنا ہوا ہے اور طیلسان (چادر) اور ازار کے بغیر عمامہ پہنا ہوا ہے، قمیض ہے اس پر دراعۃ ہے اور عمامہ ہے اور عربی نعلین پہنی ہوئی ہیں، نعلین کو اُتارا اور ساتویں ستون کے قریب کھڑے ہوئے اور تکبیر کے لیے ہاتھوں کو کانوں تک بلند کیے اور پھر تکبیر کہی۔ بدن کا کوئی بھی حصہ نہیں بچا مگر یہ کہ بال کھڑے ہوگئے، چار رکعت نماز پڑھی پھر رکوع و سجود کیا اور پھر یہ دُعا پڑھی: ''الٰهی ان کنت قد عصیتك فقد اطعتك۔۔۔آخر تک'' اور پھر یہاں پر پہنچے: یا کریم، سجدے میں گر گئے پھر سر اُٹھایا اور جب میں نے غور سے دیکھا اور قریب ہوا تو میرے مولا امام علی زین العابدین علیہ السلام تھے۔ میں نے آپؑ کے ہاتھوں کے بوسے دیے تو آپؑ نے اپنا ہاتھ ہٹا لیا اور فرمایا: خاموش رہو۔ میں نے عرض کیا: مولا! آپ تو مجھے پہچانتے ہیں کہ میں آپ کا شیعہ ہوں، آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: یہ جو آپ نے دیکھا ہے کہ میں مسجد میں نماز ادا کرنے کے لیے آیا ہوں۔ (میں نے عرض کیا کہ کیا آپ مدینہ سے مسجد کوفہ میں نماز ادا کرنے کے لیے آئے ہیں؟)

بحارالانوار میں عبد اللہ بن الولید سے روایت ہے کہ اس نے کہا: ایک دفعہ مروان کے دور حکومت میں ہم امام حسین علیہ السلام کے پاس آئے۔ آپؑ نے پوچھا: کہاں سے ہو؟ ہم نے کہا: کوفہ سے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: کسی بھی شہر والے (اہل) کوفہ سے زیادہ ہم سے محبت نہیں کرتے ہیں خاص کر یہ جماعت۔ اللہ نے تم کو ایسے امر کی ہدایت دی ہے کہ جس سے لوگ ناواقف ہیں۔ تم نے ہمیں چاہا ہے، ہم سے محبت کی ہے، لوگوں نے ہم سے نفرت کی ہے، تم نے ہماری پیروی کی ہے، لوگوں نے ہماری مخالفت کی ہے، تم نے ہماری تصدیق کی ہے، لوگوں نے ہمیں جھٹلایا ہے۔ اللہ تمہیں ہماری جیسی زندگی اور ہماری جیسی موت دے۔ میں اپنے باباؑ کے بارے گواہی دیتا ہوں کہ وہ فرمایا کرتے تھے: تم میں سے ہر ایک کے درمیان اور کوئی ایسی چیز دیکھ کر جس سے اس کی

آنکھیں روشن ہوں یا اس کو خوشی ہو (اتنا فاصلہ ہے کہ) اس کی جان یہاں تک پہنچے گی (اور آپ نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا؛ پہنچے تو سکون ملے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

''وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً''[1]

ترجمہ: ''تحقیق ہم نے آپ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیجے اور انہیں ہم نے ازواج اور اولاد سے بھی نوازا'' ہم ہی رسول اللہ ﷺ کی ذریت ہیں۔

ثواب الاعمال اور بحار الانوار میں ہے کہ مفضل نے ابو عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: مسجد کوفہ میں پڑھی گئی ایک نماز دوسری مساجد میں پڑھی گئی ہزار نمازوں کے برابر ہے۔

ثواب الاعمال اور بحار الانوار میں ابو بصیر کی اسناد سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بہترین مسجد مسجد کوفہ ہے، اس میں ہزار نبیوں نے نماز پڑھی، ہزار اوصیاء نے نماز پڑھی، وہیں نوح علیہ السلام کے تنور سے پانی نکلا، وہیں سے سفینہ نوح علیہ السلام چلی، اس کے دائیں جانب رضوان اللہ ہے، وسط میں جنت کا باغ ہے اور بائیں جانب مکر ہے۔

ثواب الاعمال اور بحار الانوار میں ہے کہ محمد بن سنان نے کہا: میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپ فرماتے تھے: مسجد کوفہ میں اکیلی نماز دوسری مساجد میں پڑھی گئی ستر نمازوں سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے جو جماعت کے ساتھ پڑھی جائیں۔

کامل الزیارات اور بحار الانوار میں اصبغ بن نباتہ کی امام علی علیہ السلام سے روایت نقل ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا: مسجد کوفہ میں نافلہ نماز نبی پاک ﷺ کے ہمراہ عمرہ کرنے کے برابر ہے، فریضہ نماز ادا کرنا نبی پاک ﷺ کے ساتھ حج بجالانے کے برابر ہے، اس میں ہزار نبیوں اور ہزار اوصیاء نے نماز پڑھی۔

[1]۔ سورہ رعد، آیت ۳۸۔

کامل الزیارات اور بحارالانوار میں القلانسی نے ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: مسجد کوفہ میں پڑھی گئی ایک نماز دوسری مساجد میں پڑھی گئی ہزار رکعت کے برابر ہے۔

کامل الزیارات اور بحارالانوار میں ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: مکہ اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور علی علیہ السلام کا حرم ہے، اس میں پڑھی گئی ایک نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے، اس میں دیا گیا ایک درھم ایک لاکھ کے درھم کے برابر ہے۔ مدینہ اللہ، اللہ کے رسول ﷺ اور علی علیہ السلام کا حرم ہے۔ اس میں پڑھی گئی ایک نماز دس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور اس میں دیا گیا ایک درھم دس ہزار درھم کے برابر ہے۔ کوفہ حرم اللہ، حرم رسول اللہ ﷺ اور حرم امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہم السلام ہے اور اس میں پڑھی گئی ایک نماز ہزار نمازوں کے برابر ہے۔

کامل الزیارہ اور بحارالانوار میں ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت ہے: مسجد کوفہ میں ایک درھم خرچ کرنا دوسری جگہوں پر سو درھم خرچ کرنے کے برابر ہے۔ اس میں دو رکعت نماز سو رکعت شمار ہوتی ہے۔ دوسری روایت میں آیا ہے: اس میں ایک درھم خرچ کرنا ہزار درھم شمار ہوتے ہیں۔

یہ مسجد کوفہ کے فضائل کے بارے بے شمار احادیث میں سے کچھ احادیث تھیں جنہیں اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا۔ اس بارے مزید تفصیلات کے لیے مسجد کوفہ کی فضیلت کے متعلق فقہاء اور دیگر علماء کی لکھی ہوئی زیارات اور تواریخ کی کتابوں نیز اصول الکافی، کامل الزیارات، ثواب الاعمال، امالی شیخ صدوقؒ، امالی شیخ مفیدؒ اور علل الشرائع کو دیکھا جاسکتا ہے۔

البتہ مسجد کوفہ کی فضیلت کے حوالے سے احادیث میں جو اختلاف ہے اور بعض احادیث میں ہزار آیا ہے اور کچھ میں سو آیا ہے تو اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ ان احادیث میں نماز پڑھنے والے کی نیت اور نمازیوں کے حالات کے پیش نظر ان کے ثواب میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔

کچھ احادیث میں آیا ہے کہ مسجد کوفہ کے دائیں جانب برکت اور جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے تو اس بارے علامہ مجلسیؒ نے بھی اشارہ کیا ہے کہ اس سے کربلا معلیٰ مراد ہے۔ نیز یہ کہ نجف میں موسیٰ علیہ السلام کا عصاء بھی ہے یعنی اس میں امانت کے طور پر رکھا گیا اور نبی پاک ﷺ نے اس کو لے لیا تھا اور جب امام چاہیں گے تو اس عصاء کو لے لیں گے۔

اصول کافی اور بحار الانوار میں ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: مسجد کوفان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اس میں ہزار نبیوں اور ستر انبیاء نے نماز پڑھی، اس کے دائیں جانب رحمت، بائیں جانب مکرۃ، موسیٰ علیہ السلام کا عصاء، شجرۃ الیقطین، سلمانؑ کی انگوٹھی، تنور سے پانی کا نکلنا، کشتی نوح علیہ السلام کا چلنا، صرۃ بابل اور انبیاء کے اجتماع کی جگہ ہے۔ صرۃ بابل سے بابل کے شریف ترین اجزاء مراد ہیں۔ صرۃ اس تھیلی کو کہتے ہیں جس میں نقد پیسے رکھے جاتے ہیں جو انبار میں سے زیادہ کرنے والی چیز ہے اسے اس میں جمع کر کے رکھا جاتا ہے، سین سے بھی آیا ہے یعنی وادیوں میں سے بہترین وادی کو سرۃ کہا جاتا ہے۔

علل الشرائع میں ابو سعید خدری نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: کوفہ جمجمۃ العرب (یعنی عربوں کی کوہان)، اللہ کا نیزہ اور ایمان کا خزانہ ہے۔ ابن الاثیر نے حدیث کے آخر میں لکھا ہے کہ کوفہ آؤ (یعنی کوفہ عربوں کی سردار جگہ ہے۔ جمجمہ سر کو کہتے ہیں اور یہ بدن کی بلند ترین جگہ ہوتی ہے)۔

حدیث کا معنی یہ ہوگا: اللہ تعالیٰ مسجد کوفہ کے ذریعے اس شہر میں رہنے والوں کے مصائب دُور کرتا ہے۔ ایمان کا خزانہ ہے یعنی یہاں پر کامل مومنین کی نشوونما ہوتی ہے، ایمان کے قوانین یہاں سے جاری ہوتے ہیں اور جتنے بھی شہر ہیں ان شہروں میں سب سے زیادہ ہم سے محبت کرنے والے کوفہ ہی میں رہتے ہیں۔ یعنی ایسے لوگ کوفہ میں موجود ہیں جو سب سے زیادہ ہم سے محبت کرتے ہیں۔

مسجد کوفہ میں نماز پڑھنے کی فضیلت

اس بارے جناب حر عاملی نے "وسائل الشیعہ" میں ذکر کیا ہے: حسن ابن علی وابو الصخر نے امیر المومنین علیہ السلام سے مرفوع روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: تین جگہوں کی طرف لوگوں کو جانا چاہیے: مسجد الحرام، مسجد الرسول ﷺ اور مسجد الکوفہ۔

ابو حمزہ سے روایت ہے کہ اس نے کہا: میں نے علی ابن الحسین علیہما السلام کو دیکھا کہ ایک آدمی باب الثعبان کی طرف سے داخل ہوا اور چار رکعت نماز پڑھی۔ میں ان کے پیچھے گیا تو وہ الرکوۃ کنوئیں پر آیا، دو ناقیں بندھی ہوئی تھیں اور ان کے ساتھ سیاہ غلام تھا تو میں نے ان سے پوچھا کون ہے؟ کہا یہ علی ابن الحسین علیہما السلام ہیں۔ میں ان کے قریب گیا اور سلام کرنے کے بعد عرض کیا کہ اتنی دور جگہ جہاں آپ کے بابا کو قتل کیا گیا کیوں آئے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: میں آیا ہوں یہاں پر زیارت بھی کی اور اس مسجد میں نماز بھی پڑھی ہے، اس وجہ سے آنا ہوا ہے۔

گویا کہ اس مسجد کی اتنی فضیلت ہے کہ امام علی زین العابدین علیہ السلام مدینہ سے آکر یہاں نماز پڑھتے ہیں۔

حنان بن سدیر نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ اُنہوں نے کوفہ کے رہنے والے ایک آدمی سے کہا: کیا تم اپنی نمازیں مسجد کوفہ میں جاکر پڑھتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر پوچھا: تمہارے پاس فرات موجود ہے کیا وہاں روزانہ غسل کرتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپؑ نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں! امامؑ نے فرمایا: مہینے میں کرتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ امامؑ نے فرمایا: سال میں ایک دفعہ کرتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تم خیر سے محروم ہو۔ پھر پوچھا کیا ہر جمعہ امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت پر جاتے ہو؟ کہا: نہیں۔ ہر مہینے؟ کہا: نہیں۔ ہر سال؟ کہا: نہیں۔ تو امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: تم ساری خیر سے محروم ہو۔

نجم بن حطیم نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر لوگوں کو پتہ ہو کہ مسجد کوفہ میں کیا ہے تو اپنے سارے سامان اکٹھا کرکے سواریاں لے کر یہاں

آتے۔ اس میں امام علیہ السلام نے اس شخص کو یہ سمجھایا کہ تم مسجد کوفہ میں نہیں جاتے ہو، فرات سے غسل نہیں کرتے ہو، امام حسین علیہ السلام کی زیارت نہیں کرتے تو تم ہر خیر سے محروم ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ مسجد کوفہ میں نماز پڑھو، فرات سے غسل کرو، امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لیے جاؤ۔ پھر فرمایا: اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ مسجد کوفہ میں جانے کی کیا فضیلت ہے تو اپنے گھروں سے سواریوں پر بیٹھ کر سامان باندھ کر یہاں پہنچیں۔

مفضل بن عمر نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: مسجد کوفہ میں پڑھی گئی ایک رکعت نماز دوسری جگہوں میں پڑھی گئی ہزار رکعت نماز کے برابر ہے۔

دوسری روایت ہے کہ ایک درہم کوفہ میں خرچ کریں تو سو کے برابر ہے، دو رکعت پڑھیں تو سو رکعت کے برابر ہے۔

علامہ مجلسیؒ نے مسجد کوفہ کے بارے میں بتایا ہے کہ قیامت کے دن مسجد کوفہ احرام باندھی شکل میں آئے گی اور جس نے دو رکعت نماز یہاں پڑھی ہو گی اس کے حق میں گواہی دے گی۔

عبد اللہ بن مسعود نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اے ابن مسعود! جب مجھے دنیا کے آسمان پر لے جایا گیا اور مجھے مسجد کوفہ دکھائی گئی تو میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا یہ کون سی جگہ ہے؟ جبرئیلؑ نے کہا: مسجد مبارک ہے جس میں بڑی خیر و برکت ہے، اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کو مسجد والوں کے لئے انتخاب کیا ہے اور یہ قیامت کے دن اپنے میں نماز پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گی۔

مسجد کوفہ کی فضیلت کے بارے میں ہے کہ جس کو کوئی ضرورت ہو، کوئی پریشانی ہو تو اس مسجد میں آئے اور یہاں آکر نماز پڑھے اور حاجت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرتا ہے۔

علامہ مجلسیؒ اور حر عاملیؒ اور دوسروں نے صباح الحذاؒ سے روایت کی ہے کہ اس نے کہا: امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس کو کوئی حاجت ہو وہ مسجد کوفہ میں آئے، دو رکعت نماز

پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد سات سورتیں جن میں معوذتین، قل ھو اللہ احد، قل یا ایہا الکافرون، اذا جاء نصر اللہ، سبح اسم ربک الاعلیٰ اور انّا انزلنا پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہو جائے اور سلام پھیرے تو دعا مانگے، انشاء اللہ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرے گا۔

علی ابن الحسن بن فضال کا بیان ہے کہ مجھے ایک بار ایک شخص نے بولا کہ میں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے رزق میں وسعت دے دی اور مجھے ہر نعمت عطا کر دی، پھر میں نے حج کے لیے دعا کی تو مجھے حج نصیب ہوا اور میں نے ایک اور آدمی کو یہی عمل بتایا تو اس کی حاجت بھی پوری ہوئی اور اس کی روزی بھی بڑھ گئی۔

مسجد کوفہ تمام جگہوں سے بہترین جگہ

علامہ مجلسیؒ اور حر عاملیؒ اور دوسروں نے ابو بکر الحضرمی سے نقل کیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام یا امام باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ حرم اللہ اور حرم رسولؐ یعنی مدینہ اور مکہ کے بعد کون سی جگہ سب سے افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا: اے ابا بکر! کوفہ، یہ پاک ہے، زکیہ ہے اور اس میں انبیاء اور رسولوں کے علاوہ نیک لوگوں کی، اوصیاء کی، صدیقین کی قبریں ہیں۔ اس میں مسجد سہیل ہے، کوئی بھی نبی نہیں آیا مگر یہ کہ اس نے اس مسجد میں نماز پڑھی۔ یہاں سے اللہ کا عدل پھیلے گا، یہاں سے قائم (عج) آئیں گے اور اس کے بعد عدل نافذ کرنے والے قائم (عج) آئیں گے، یہ انبیاء کی جگہ ہے، اوصیاء کی جگہ ہے، صالحین کا ٹھکانہ ہے۔

بحار الانوار میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: کوفہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، یہاں نوح علیہ السلام کی قبر ہے، ابراہیم علیہ السلام کی قبر ہے۔ اس میں تین سو نبیوں کی قبریں، چھ سو وصیوں کی قبریں اور تمام اوصیاء کے سردار امیر المومنین علیہ السلام کا حرم مقدس اور ان کی ہجرت کا گھر (یعنی مدینہ سے ہجرت کرے جہاں آئے) ہے۔ جب آپ کی ولایت آسمانوں اور زمین پر پیش کی گئی تو اُن میں سے ساتویں آسمان نے اس کو لبیک کہا، پھر چوتھے آسمان نے اور پھر پہلے نے اور پھر حجاز کی سرزمین نے لبیک کہا اس لیے اس کو حرم الٰہی کا شرف ملا، پھر شام کی سرزمین نے آپ کی ولایت کو قبول کیا تو اس کو بیت المقدس کا شرف ملا اور اس

کے بعد مدینہ طیبہ کی زمین نے ولایت امیر المومنین علیہ السلام کو قبول کیا تو اس کو نبی اکرم ﷺ کی قبر کا شرف ملا، پھر جب کوفان کی زمین نے ولایت علی علیہ السلام کو قبول کیا تو اس کو امیر المومنین علیہ السلام کی قبر کا شرف ملا۔ اس سے موجودہ نجف الاشرف سمیت پورا علاقہ مراد ہوتا ہے۔

مسجد کوفہ جنت کے محلات میں سے ایک محل

وسائل الشیعہ اور بحار الانوار میں ہے: حسن بن محمد الطوسی نے اپنی مجالس میں، اس مئ اپنے بابا سے، اس نے ھلال بن محمد الحفار سے، اس نے اسماعیل بن علی الدعبلی سے، اس نے علی ابن اخی دعبل سے اور اس نے امام رضاؑ سے اور آپ نے اپنے آباء علیہم السلام سے انہوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: دنیا میں چار جگہیں جنت کے محلات ہیں جن میں مسجد الحرام، مسجد الرسولؐ، مسجد بیت المقدس اور مسجد کوفہ شامل ہیں۔

مسجد کوفہ پہلی جگہ جہاں اللہ کی عبادت ہوئی

وسائل الشیعہ اور بحار الانوار میں ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: پہلی جگہ جہاں اللہ کی عبادت کی گئی وہ پشت کوفہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو امر کیا کہ آدم علیہ السلام کے لیے سجدہ کرو تو یہی کوفہ کی پشت ہی تھی کہ جہاں پر آدم علیہ السلام کے لیے سجدہ کیا گیا۔ ملائکہ ہر رات مسجد کوفہ کی طرف آتے ہیں۔ ابن اثبات نے اور دوسروں نے یہ بات بتائی ہے کہ ہر رات ساٹھ ہزار فرشتے ساتویں ستون کے پاس نماز پڑھتے ہیں جو کہ مسجد کوفہ میں آدم علیہ السلام کی جگہ ہے اور پھر قیامت تک وہ واپس پلٹ کر نہیں جاتے۔

جمعہ کے دن ظہر سے پہلے مسجد کوفہ سے باہر نکلنا مکروہ ہے

بحار الانوار میں علامہ مجلسیؒ نے اور جناب حر عاملی نے وسائل الشیعہ میں مکہ اور کوفہ اور حائر الحسینیؑ (کربلا) سے جمعہ کے دن ظہر سے پہلے نکلنے کی کراہت کے بارے میں لکھا ہے: (مقصد ہے نماز جمعہ وہاں ہی ادا کریں، اگر جمعہ کی نماز نہیں ہو رہی تو ظہر کی نماز پڑھ کر نکلیں) محمد بن حسن نے اپی اسناد سے، اس نے محمد بن ابو عمیر سے، اس نے حفص بن بختری سے اس نے ابو عبد اللہ

علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص مکہ اور مدینہ اور مسجد کوفہ اور حائر حسینیؑ سے جمعہ سے پہلے نکلے تو اسے فرشتے آواز دیتے ہیں: اللہ تمہیں واپس نہ پلٹائے، کہاں جا رہے ہو نہ جاؤ!

مسجد کوفہ میں اعتکاف بیٹھنا

حلبی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے راویت کیا ہے: اعتکاف بہتر نہیں ہوتا مگر یہ کہ مسجد الحرام میں ہو، مسجد الرسولؐ میں ہو، مسجد کوفہ میں یا ایسی مسجد میں جہاں نماز باجماعت ہوتی ہو اور جب تک تم اعتکاف میں ہو تو روزے میں رہو۔

عمر بن یزید نے کہا: میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ بغداد کی بعض مساجد میں اعتکاف بیٹھنے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: اعتکاف نہیں ہوتا مگر اس مسجد میں جس میں عادل آئمہ نماز پڑھاتے ہوں۔ البتہ مسجد کوفہ، مسجد بصرہ مسجد مکہ اور مسجد مدینہ میں اعتکاف ہو سکتا ہے۔

روایت ہوئی ہے کہ اعتکاف نہیں ہوتا مگر اس مسجد میں جس میں نبی یا نبی کا وصی آیا ہو وہ چار مساجد ہیں: مسجد الحرام اور مسجد مدینہ النبیؐ، مسجد کوفہ اور بصرہ کی مسجد، یہ وہ جگہیں ہیں جہاں امیر المومنین علیہ السلام بھی آئے۔ جیسا کہ روایات میں ہے ایسی مسجد جہاں نماز جماعت کے ساتھ ہوتی ہے اس میں بھی اعتکاف ہو سکتا ہے۔

مسجد کوفہ کی قدامت

ہمارے بہت سارے فقہاء نے بتایا ہے ان میں شیخ صدوقؒ محمد بن علی بن موسیٰ بن حسین بن قولویہ القمیؒ (جو بہت ساری کتابوں کے مولف ہیں)؛ اُنہوں نے من لایحضرہ الفقیہ میں لکھا ہے کہ مسجد کوفہ بہت قدیمی جگہ ہے۔ علامہ کبیر السید محمد بن السید عبد الکریم الطباطبائی علیہ الرحمہ؛ جو علامہ الحجہ البالغۃ محمد مہدی بحر العلوم کے جد اور بہت ساری کتابوں کے مصنف ہیں؛ انہوں نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے: مسجد کوفہ میں نماز پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ نبی پاک ﷺ نے

فرمایا: جب مجھے آسمان کی جانب لے جایا گیا تو مسجد کوفہ کے قریب سے گزرے تو میں براق پر تھا، جبرئیل علیہ السلام میرے ساتھ تھے،انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ کوفان ہے اور یہ کوفان کی مسجد ہے، اس جگہ اُتریں اور نماز پڑھیں۔ میں اُترا اور نماز پڑھی، جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون سی جگہ ہے تو انہوں نے کہا کہ یہ کوفان ہے اور یہ کوفان کی مسجد ہے اور اس نے بتایا کہ میں نے اس مسجد کو بیس دفعہ ویران ہوتے ہوئے دیکھا اور بیس دفعہ آباد ہوتے ہوئے دیکھا اور ہر دفعہ کے درمیان پانچ سو سال تھے۔ یہ سن کر براق نے کہا کہ دیکھو مسجد کوفہ کتنی پرانی ہے۔ جبرئیل علیہ السلام کی اس بات کہ دو صورتیں بن سکتی ہیں، پہلی یہ کہ جبرئیل علیہ السلام نے اس مسجد کو دیکھا آدم علیہ السلام کی خلقت سے پہلے، اور یہ بیس ہزار سال بنتا ہے۔ تو یہ وہی بات ہے جس کو ہم نے بتایا ہے کہ یہ جگہ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے فرشتوں کی عبادت کی جگہ تھی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ جب آدمؑ کو خلق کیا گیا تو اس زمانے سے لے کر ہمارے نبیؐ کے زمانے تک یہ مسجد بیس بار ویران اور آباد ہو گئی۔ حضرت آدمؑ کی خلقت سے ہمارے نبیؐ کی آمد تک چھ ہزار سال بنتے ہیں، مورخین اور اہل سیر واخبار کا اس بات پر اتفاق ہے، ہر بات میں تھوڑا اختلاف ہے یعنی چھ ہزار سال سے دو سال اوپر، بعض نے سو سال اوپر کہا ہے، بعض نے کم بعض نے زیادہ کہا ہے اور سید نے اپنے کتابچہ میں لکھا ہے کہ اس مسجد کا نقشہ ابو البشر آدمؑ نے بنایا جیسا کہ جبرئیلؑ کی حدیث میں ہے اور یہ اس بات سے منافات نہیں رکھتا جو ہم نے بنایا ہے کہ آدمؑ نے اس کا نقشہ بنایا تھا جو مشہور ہے کہ آدمؑ کی خلقت سے پہلے ہمارے نبیؐ تک چھ ہزار سال یا اس سے قریب ہیں۔ اگر یہ مسجد آدم علیہ السلام کے زمانے میں بنائی گئی تو جبرئیلؑ نے اس وقت دیکھا ہو گا ہمارے نبیؐ کے زمانے تک بارہ مرتبے بنتے ہیں اور باقی جو اٹھائیس مرتبے ہیں وہ فرشتوں اور جنات کا زمانہ بنتا ہے حضرت آدمؑ سے پہلے اور دونوں زمانوں میں اس کی عمارت اور آبادی عبادت مراد ہے۔ یا پھر اس کی ظاہری تعمیر تھی۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ مسجد کوفہ ہمارے بابا آدمؑ سے پہلے اُن کی خلقت سے ہزاروں سال پہلے موجود تھی اور فرشتوں کی عبادت کی جگہ تھی اور جن کو اللہ تعالیٰ نے خلق کیا ان کی جگہ تھی۔

مسجد کوفہ کی سب سے پہلے بنیاد

مسجد کوفہ کو سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام نے بنایا وہی مشہور و معروف ہے۔ البتہ فرشتے اس کی تعمیر سے پہلے ہی یہاں عبادت کرتے تھے۔ نبی پاک ﷺ کے لیے جو جبرئیل علیہ السلام نے بات کی ہے کہ میں نے اسے ویران دیکھا پھر آباد دیکھا تو اس آبادی سے مراد اللہ کے حکم سے فرشتوں نے اسے آباد کیا اور پھر دوبارہ اسے حضرت آدم علیہ السلام نے آباد کیا۔

البراقی کی بات ہماری کہی ہوئی بات کی تائید کرتی ہے جس میں انہوں نے کہا ہے: مسجد کوفہ کا نقشہ حضرت آدم علیہ السلام نے بنایا اور اس بارے بہت ساری روایات ہیں۔ السید طباطبائی نے لکھا ہے: اس وقت جو مسجد ہے اس سے کئی گنا بڑی مسجد تھی۔

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں اور علامہ مجلسیؒ نے بحار الانوار میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ بات نقل کی ہے کہ مسجد کوفہ کی حد سراجین کے آخر تک ہے جس کو آدم علیہ السلام نے کھینچا تھا اور میں ناپسند کرتا ہوں کہ وہاں سے میں سواری پر گزروں۔ پوچھا گیا کہ اس نقشہ کو تبدیل کس نے کیا ہے؟ انہوں نے کہا: پہلی بار جو تبدیلی ہوئی وہ حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان سے ہوئی پھر اس کے علاوہ کسریٰ والوں نے کی، نعمان بن منذر نے کی، پھر زیاد بن ابی سفیان نے کیا۔ اور وہ آدمی جو گزر چکا ہے جس نے امیر المومنین علیہ السلام سے سوال کیا تو امامؑ نے کہا: اپنی سواری بیچو اور راستے کا کھانا پینا جو بنایا ہے وہ بھی کھاؤ پیؤ اور مسجد کوفہ میں پہنچو۔ پھر فرمایا کہ اس کی برکات بارہ میل تک پھیلی ہوئی ہیں جس طرف سے تم آؤ۔ جس نے اس کو بنایا تھا تو ہزار ہاتھ اس کی بنیاد تھی۔

بحارالانوار میں روایت ہے کہ مسجد کوفہ مسلمانوں کی چار مساجد میں سے چوتھی مسجد ہے۔ یہاں دو رکعت نماز دس رکعت کے برابر ہے، یہیں سے کشتیٔ نوح علیہ السلام چلی اور اس کے درمیان سے تنور سے پانی نکلا اور اس کی دائیں جانب برکت ہے، بارہ میل جس طرح سے تم آؤ، یعنی مربع میل (بارہ ہزار ہاتھ) جو ان کے زمانے میں تھی۔

بحار الانوار میں حذیفہ کی سند سے روایت ہے: اللہ کی قسم! یہ جو تمہاری مسجد ہے چار مساجد میں سے ایک ہے، مسجد الحرام، مسجد المدینہ، مسجد الاقصیٰ اور مسجد الکوفہ۔ اس کے دایاں کونہ جو ابواب کندہ کے پیچھے ہے جہاں سے تنور سے پانی نکلا اور ساریہ یعنی پانچواں ستون جو مسجد کے صحن میں ہے اور مسجد کی دائیں جانب ہے اور کندہ کے دروازے جو تھے ان کی جانب ہے اور ابراہیم علیہ السلام کا مصلیٰ ہے اور اس کے درمیان سے کشتیٔ نوح علیہ السلام چلی۔ میں یہاں دو رکعت نماز پڑھوں تو میرے لیے زیادہ محبوب ہے کہ میں دوسری جگہ دس رکعت پڑھوں۔ اس کی پہلی بنیاد بارہ ہزار ہاتھ تھی اس سے یہ کم کر دی گی ہے، اسی سے برکت ہے بارہ مربع میل یعنی جس جانب سے بھی آؤ۔

اصول کافی اور بحارالانوار میں ابن البطائنی نے ابو بصیر سے، اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: بہترین مسجد مسجد کوفہ ہے، اس میں ہزار نبیوں اور ہزار وصیوں نے نماز پڑھی، یہیں سے تنور سے پانی نکلا، کشتی چلی اور اس کے دائیں جانب رضوان، وسط میں جنت کا باغ، بائیں جانب مکر الٰہی۔ راوی نے کہا: میں نے عرض کیا کہ اس سے کیا مراد ہے کہ اس کی بائیں جانب مکر ہے۔ مکر سے مراد کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد شیاطین کے ٹھکانے ہیں۔ پھر فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے تھے پھر اپنے تیر کو چلایا جو کہ تمارین کی جگہ میں جا گرا تو فرمایا یہ مسجد سے ہے۔ پھر فرمایا کہ مسجد کی اساس سے اس کو کم کر دیا گیا ہے یہ چو کور تھی۔

تفسیر العیاشی اور بحارالانوار میں مفضل بن عمر کی روایت ہے کہ اس نے کہا: میں ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ تھا کہ علی ابو العباس آئے۔ جب کناسہ میں پہنچے تو میں نے اپنی بائیں جانب دیکھا تو آپ نے فرمایا: مفضل! یہ وہ جگہ ہے جہاں میرے چچا زید کو پھانسی دی گئی۔ پھر تھوڑا گزرے اور طاق (الزیاتین) جو سراجین کی آخری جگہ ہے اتر پڑے اور کہا یہ مسجد کوفہ ہے جو حضرت آدم علیہ السلام نے نقشہ بنایا تھا اور میں یہاں سے سواری پر بیٹھ کر جانے کو ناپسند کرتا ہوں۔ میں نے پوچھا: کس نے اس کو بدلا؟ آپؑ نے فرمایا: پہلا تو نوح علیہ السلام کے زمانے میں

طوفان آیا پھر اس کو اصحاب کسریٰ نے، نعمان بن منذر نے اور پھر زیاد بن ابی سفیان نے بدلہ۔ راوی نے کہا: میں نے پوچھا: آپ پر قربان جاؤں! مسجد کوفہ اور یہ جگہ نوح علیہ السلام کے زمانے میں موجود تھی؟ آپؑ نے فرمایا: ہاں، مفضل! یہ نوح علیہ السلام کا گھر تھا۔ ان کی قوم کوفہ کی مغربی جانب اسی فرات کے کنارے تھے۔ نوح علیہ السلام نجار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں رسول بنا کر بھیجا۔ نوح علیہ السلام نے کشتی بنائی جو پانی پر تیری۔ نوح علیہ السلام اپنی قوم میں ساڑھے نو سو سال رہے، انہیں ہدایت کی دعوت دیتے رہے۔ لوگ ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اُن پر بددُعا کی: ''رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا'' اور کہا: ولا یلدوا الا فاجرا کفارا۔ تو اللہ تعالیٰ نے کہا ہماری وحی کے مطابق ہماری آنکھوں کے سامنے کشتی بناؤ۔ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے مسجد کوفہ میں کشتی تیار کی۔ مفضل نے کہا جب فارغ ہوئے اور ابو عبداللہ علیہ السلام کی بات یہاں رک گئی تو زوال ہو گیا۔ نماز ظہر ادا کی پھر عصر ادا کی اور پھر مسجد سے چل پڑے۔ پھر بائیں جانب دیکھا اور دارین کے گھر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ دار ابن حکیم کے گھر کی جگہ ہے جو آج فرات ہے۔ پھر امامؑ نے فرمایا: اے مفضل! یہاں پر نوح علیہ السلام کی قوم کے بت یغوث اور یعوق اور نسر رکھے ہوئے تھے۔ پھر چلے اور اپنی سواری پر بیٹھے تو میں نے پوچھا: نوح علیہ السلام کی کشتی کتنے عرصے میں بنی اور کب فارغ ہوئے؟ آپ نے فرمایا: دورین۔ ایک دوران کتنے کا ہے؟ آپ نے فرمایا ۸۰ کا۔ راوی نے کہا کہ میں نے عرض کیا: عام لوگ تو کہتے ہیں کہ پانچ سو سال؟ آپ نے فرمایا: نہیں یہ کس طرح ہو سکتا ہے جبکہ اللہ کی قسم، خدا کہتا ہے ووحینا۔

مفضل نے ابو عبداللہ سے پوچھا: یہ جو اللہ کا قول ہے: ''حتی اذا جاء أمرنا وفار التنور'' یہ تنور کیا ہے؟ اس کی جگہ کون سی ہے اور وہ کیسا تھا؟ آپ نے فرمایا: تنور اس طرح ہے جو میں نے تم کو بتایا ہے وہیں سے پانی نکلنا شروع ہوا، وہ تنور ہے۔ جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ نوح علیہ السلام کی قوم کو نشانی دکھائے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بارش بھیجی، سیلاب آیا، فرات چھلک پڑا اور سارے چشمے اُبل پڑے اور اللہ تعالیٰ نے اُن سب کو غرق کیا اور نوح علیہ السلام کو بچالیا اور کشتی میں جو سوار تھے ان کو بھی بچا لیا۔ راوی نے پوچھا: نوح علیہ السلام اور اس کے ساتھ جو لوگ تھے کشتی میں کتنا

عرصہ پانی میں رہے؟آپؑ نے فرمایا: سات دن رات۔ اور بیت اللہ کا بھی طواف کیا اور پھر کشتی کوہ جودی پر آکر ٹھہری۔ جودی فرات کا کنارہ ہے۔ راوی نے کہا کہ میں نے عرض کیا: مسجد کوفہ بہت قدیمی ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ہاں، یہ انبیاء کی نماز کی جگہ ہے، اس میں رسول اللہ ﷺ نے بھی نماز پڑھی جب جبرئیل علیہ السلام اُنہیں براق پر لے جارہے تھے اور جب دارالسلام پر پہنچے اور دارالسلام کوفہ کی پشت پر ہے اور وہ بیت المقدس جانے کا ارادہ رکھتے تھے تو کہا یا محمدؐ! یہ مسجد تیرے بابا آدمؑ کی ہے اور انبیاء کی نماز پڑھنے کی جگہ اترو اور یہاں نماز پڑھو۔ رسول اللہ ﷺ اُترے اور نماز پڑھی اور پھر وہاں سے بیت المقدس کی جانب چلے اور وہاں نماز پڑھی اور جبرئیل علیہ السلام وہاں سے آسمان کی طرف گئے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مسجد کوفہ قدیمی ہے اور اس کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔ آدم علیہ السلام نے اس کا نقشہ بنایا تھا اور اس کے بعد انبیاء یہاں آتے رہے نمازیں پڑھتے رہے اور یہ بہت عظمت والی مسجد ہے اور بارہ ہزار ذراع تھی یا اس سے کچھ کم یا اس سے کچھ زیادہ جو کہ پیچھے ہم بیان کر آئے ہیں۔

مسجد کوفہ امام مہدیؑ کے فیصلوں کی جگہ

بحارالانوار میں علامہ مجلسیؒ نے اسعد بن الاصبغ سے اور انہوں نے امام ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے: جس کا کوفہ میں کوئی گھر ہو تو اسے سنبھال کر رکھے۔ مفضل بن عمر نے ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے روایت کیا ہے کہ: جب ہمارے قائم (عج) قیام فرمائیں گے تو کوفہ کی پشت پر ایک مسجد بنائیں گے، ایسی مسجد جس کا ایک ہزار دروازہ ہوگا اور کوفہ کے گھر کربلاء کی نہر کے ساتھ مل جائیں گے۔ ایک آدمی جمعہ کے روز اپنی سواری پر آئے گا اور جمعہ پر نہیں پہنچ سکے گا۔

ابو جعفر امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے: جب امام مہدی (عج) کوفہ میں داخل ہوں گے تو لوگ کہیں گے یا بن رسول اللہ ﷺ! آپ کے پیچھے نماز برابر ہے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کے اور یہ مسجد تو کافی نہیں ہے۔ آپؑ نجف کی طرف نکلیں گے اور ایک مسجد کے لیے لکیر کھینچیں گے اور اس کا ہزار دروازہ ہوگا جو لوگوں کی گنجائش کے مطابق ہوگا اور امام حسین علیہ السلام کی

قبر مبارک کے پیچھے ایک نہر چلائیں گے جو غریٰ (کربلا) سے ہوتی ہوئی نجف تک آئے گی اور اس کے اوپر پل بنائیں گے اور راستے میں پن چکیاں لگائیں گے۔

"جوامع الکلم" میں حبۃ العرنی سے روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام حیرۃ کی طرف گئے۔ پھر فرمایا کہ یہ جگہ اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کوفہ اور حیرۃ مل جائیں گے۔ ایک ہاتھ دو دینار میں حیرۃ میں مسجد آئے گی۔ اس کے پانچ سو دروازے ہوں گے اور اس میں خلیفۃ القائم یعنی امام مہدی (عج) نماز پڑھائیں گے۔ کوفہ کی مسجد تنگ پڑ جائے گی اور اس میں بارہ امام عادل نماز پڑھائیں گے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین علیہ السلام! مسجد کوفہ میں گنجائش ہو گی جو اس طرح لوگ اس کے بارے میں بیان کرتے ہیں؟ امامؑ نے فرمایا: ان کے لیے چار مساجد بنائی جائیں گی، کوفہ ان سب سے چھوٹی مسجد ہو گی، دو مساجد مسجد کوفہ کے رستے پر اس طرف ہوں گی یعنی جو بصریوں اور غریین کی نہر کی جانب؛ ہاتھ سے اشارہ کیا۔

ابو جعفر امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب قائم (عج) قیام کریں گے تو مکہ میں ٹھہریں گے اور پھر کوفہ کی طرف جائیں گے اور پھر آواز دینے والا آواز دے گا اپنے ساتھ کچھ کھانا پینا لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کا جو پتھر تھا وہ اپنے پاس رکھیں گے اور وہ ایک اونٹ کا وزن ہے، کسی بھی جگہ نہیں آئیں گے مگر اس سے چشمہ پھوٹے گا جو بھوکا ہو گا وہ سیر ہو جائے گا، پیاسا سیر اب ہو جائے گا اور اس طرح وہ نجف میں اُتریں گے کوفہ کی پشت پر۔

اسی کتاب میں جابر سے روایت ہے کہ ابو جعفر امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: قائم (عج) انطاکیہ سے قیام شروع کریں گے اور وہاں کے غار سے موسیٰ علیہ السلام کا عصاء اور تورات نکالیں گے، سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی نکالیں گے، سب سے زیادہ خوش بخت کوفہ والے ہیں۔ مہدی (عج) کو مہدی اس لیے کہا گیا ہے کیونکہ وہ چھپے ہوئے امر کی طرف راہنمائی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پاس ایک بندے کو بھیجے گا، لوگ اس کو نہیں جانتے ہوں گے کہ اس کو قتل کر دیں گے۔ اس حد تک ہو جائے گا کہ لوگ اپنے گھر میں بات کرتے ہوئے ڈریں گے کہ دیواریں ان کے بارے میں گواہی دیں گی۔ یعنی وہ اپنے علم کی بنیاد پر اس بندے کو قتل کر دیں گے اس کا جرم ایسا ہو گا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں قائم علیہ السلام کو کہ وہ کوفہ کے منبر پر ہیں، اُن کے گرد اُن کے تین سو تیرہ خاص اصحاب (بدر والوں کی تعداد کے برابر) ہیں۔ یہ سارے پرچم دار اللہ کی زمین میں اللہ کی مخلوق پر حکمران ہوں گے۔ آپؑ اپنی قباء سے رسول اللہ ﷺ کا لکھا ہوا عہد نامہ نکالیں گے جس پر سونے کی مہر لگی ہوئی ہوگی۔ لوگ اس طرح آپ کی طرف بھاگے بھاگے آئیں گے جیسے بھیڑ بکریاں آتی ہیں (یعنی بہت زیادہ لوگ آپ کی جانب اُمڈ آئیں گے کوئی بھی نہیں بچے گا)۔ ان میں سے وزیر (عیسیٰ بن مریم اور سلمان الفارسی) اور گیارہ نقیب (جو موسیٰ بن عمران علیہم السلام کے ساتھ تھے) پوری زمین کا دورہ کریں گے اور کوئی بھی مذہب نہیں رہے گا مگر وہ مذہب پلٹ آئے گا ان کی طرف۔ کوئی ایسی بات نہیں رہے گی کہ جس کا انکار کیا جائے یعنی سب اسلام کی طرف آجائیں گے۔ اس وقت یہ کوفہ امام مہدی (عج) کی حکومت کا مرکز بنے گا اور لوگ آپؑ کی طرف دوڑے دوڑے آئیں گے۔

مسجد کوفہ کے اعمال

مسجد کوفہ کے بہت سارے اعمال ہیں جو مفاتیح الجنان، مصباح الزائر اور زیارات کی دیگر کتابوں میں بیان ہوئے ہیں۔

مصباح الزائر میں ہے کہ مسجد کوفہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھی جائے:

"بِسْمِ اللّٰهِ، وَبِاللّٰهِ، وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَآلِهِ، اللّٰهُمَّ أَنْزِلْنِي مُنْزَلاً مُبارَكاً وَأَنْتَ خَيرُ الْمُنْزِلِينَ"

اور جب مسجد میں پہنچ جائیں تو یہ دعا ہے پڑھیں:

"اللّٰهُ أَكبَرُ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحانَ اللّٰهِ"

جب مسجد کے دروازے پر پہنچ جائیں تو دروازے پر کھڑے ہو کر پڑھیں:

"السَّلامُ عَلَى سَيدِنا رَسُولِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَآلِهِ الطّاهِرِينَ، السَّلامُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِي بْنِ أَبِي طالِبٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ، وَعَلَى مَجالِسِهِ وَمَشاهِدِهِ وَمَقامِ حِكمَتِهِ وَآثارِ

آبائِهِ آدَمَ وَنُوحٍ وَإِبْراهِيمَ وَإِسْماعِيلَ وَتِبْيانِ بَيِناتِهِ، السَّلامُ عَلَى الْإِمامِ الْحَكِيمِ الْعَدْلِ الصِّدِّيقِ الْأَكْبَرِ الْفارُوقِ بِالْقِسْطِ الَّذِى فَرَّقَ اللّٰهُ بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْباطِلِ، وَالْكُفْرِ وَالْإِيمانِ، وَالشِّرْكِ وَالتَّوْحِيدِ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ، وَيَحْيى مَنْ حَىَّ عَنْ بَيِّنَةٍ؛ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، وَخاصَّةُ نَفْسِ الْمُنْتَجَبِينَ، وَزَيْنُ الصِّدِّيقِينَ، وَصابِرُ الْمُمْتَحَنِينَ، وَأَنَّكَ حَكَمُ اللّٰهِ فِى أَرْضِهِ، وَقاضِى أَمْرِهِ، وَبابُ حِكْمَتِهِ، وَعاقِدُ عَهْدِهِ، وَالنَّاطِقُ بِوَعْدِهِ، وَالْحَبْلُ الْمَوْصُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عِبادِهِ، وَكَهْفُ النَّجاةِ، وَمِنْهاجُ التُّقى، وَالدَّرَجَةُ الْعُلْيا، وَمُهَيْمِنُ الْقاضِى الْأَعْلى، يا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، بِكَ أَتَقَرَّبُ إِلَى اللّٰهِ زُلْفى، أَنْتَ وَلِيِّى وَسَيِّدِى وَوَسِيلَتِى فِى الدُّنْيا وَالْآخِرَةِ۔"

پھر باب الثعبان سے مسجد میں داخل ہو جائیں اور یہ ذکر پڑھیں:

"اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، هٰذا مَقامُ الْعائِذِ بِاللّٰهِ، وَبِمُحَمَّدٍ حَبِيبِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَبِوِلايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّينَ الصَّادِقِينَ النَّاطِقِينَ الرَّاشِدِينَ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً، رَضِيتُ بِهِمْ أَئِمَّةً وَهُداةً وَمَوالِىَ، سَلَّمْتُ لِأَمْرِ اللّٰهِ، لَاأُشْرِكُ بِهِ شَيْئاً، وَلَا أَتَّخِذُ مَعَ اللّٰهِ وَلِيّاً، كَذَبَ الْعادِلُونَ بِاللّٰهِ وَضَلُّوا ضَلالاً بَعِيداً، حَسْبِىَ اللّٰهُ وَأَوْلِياءُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَأَنَّ عَلِيّاً وَالْأَئِمَّةَ الْمَهْدِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ أَوْلِيائِى وَحُجَّةُ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ"

پھر مقام ابراہیم علیہ السلام میں جائیں جو باب الثعبان کے قریب ہے۔ وہاں پر چار رکعت نماز پڑھیں۔ دو رکعت میں سورہ حمد کے بعد قل ھو اللہ احد اور دو رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ انا انزلنا پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا پڑھیں اور پھر یہ دعا پڑھیں:

"السَّلامُ عَلَى عِبادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ الرَّاشِدِينَ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيراً، وَجَعَلَهُمْ أَنْبِياءَ مُرْسَلِينَ، وَحُجَّةً عَلَى الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ، وَسَلامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

رَبِّ الْعالَمِینَ، ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ" پھر سات مرتبہ کہیں: "سَلامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعالَمِينَ" پھر اس کے بعد یہ ذکر پڑھیں:

"نَحْنُ عَلَى وَصِيَّتِكَ يا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ الَّتِي أَوْصَيْتَ بِها ذُرِّيَّتَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ وَالصِّدِّيقِينَ، وَنَحْنُ مِنْ شِيعَتِكَ وَشِيعَةِ نَبِيِّنا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَيْكَ وَعَلَى جَمِيعِ الْمُرْسَلِينَ وَالْأَنْبِياءِ وَالصَّادِقِينَ، وَنَحْنُ عَلَى مِلَّةِ إِبْراهِيمَ وَدِينِ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَالْأَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّينَ، وَوِلايَةِ مَوْلانا عَلِيٍّ أَمِيرِالْمُؤْمِنِينَ السَّلامُ عَلَى الْبَشِيرِ النَّذِيرِ صَلَواتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَرَحْمَتُهُ وَرِضْوانُهُ وَبَرَكاتُهُ، وَعَلَى وَصِيِّهِ وَخَلِيفَتِهِ الشَّاهِدِ لِلّٰهِ مِنْ بَعْدِهِ عَلَى خَلْقِهِ عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، الصِّدِّيقِ الْأَكْبَرِ، وَالْفارُوقِ الْمُبِينِ الَّذِي أَخَذْتَ بَيْعَتَهُ عَلَى الْعالَمِينَ، رَضِيتُ بِهِمْ أَوْلِياءَ وَمَوالِيَ وَحُكّاماً فِي نَفْسِي وَوُلْدِي وَأَهْلِي وَمالِي وَقِسْمِي، وَحِلِّي وَإِحْرامِي، وَإِسْلامِي وَدِينِي، وَدُنْيايَ وَآخِرَتِي، وَمَحْيايَ وَمَماتِي؛ أَنْتُمُ الْأَئِمَّةُ فِي الْكِتابِ، وَفَصْلُ الْمَقامِ، وَفَصْلُ الْخِطابِ، وَأَعْيُنُ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنامُ، وَأَنْتُمْ حُكَماءُ اللّٰهِ، وَبِكُمْ حَكَمَ اللّٰهُ، وَبِكُمْ عُرِفَ حَقُّ اللّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ، أَنْتُمْ نُورُ اللّٰهِ مِنْ بَيْنِ أَيْدِينا وَمِنْ خَلْفِنا، أَنْتُمْ سُنَّةُ اللّٰهِ الَّتِي بِها سَبَقَ الْقَضاءُ، يا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا لَكُمْ مُسَلِّمٌ تَسْلِيماً لَا أُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئاً، وَلَا أَتَّخِذُ مِنْ دُونِهِ وَلِيّاً، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدانِي بِكُمْ وَما كُنْتُ لِأَهْتَدِيَ لَوْلا أَنْ هَدانِيَ اللّٰهُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى ما هَدانا۔"

دکۃ القضاء کے اعمال

اس مسجد میں ایک جگہ کا نام دکۃ القضاء ہے جہاں امیر المومنین علیہ السلام فیصلے صادر فرمایا کرتے تھے۔ اس مقام کے قریب ایک چھوٹا سا ستون ہے جس پر یہ آیت لکھی ہوئی ہے: "اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ" دکۃ القضاء کے پاس جاکر دو رکعت نماز پڑھیں اور ان دو رکعات میں سورہ حمد کے بعد کوئی ایک سورہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے تسبیح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا پڑھیں اور اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

"یا مالِکِی وَمُمَلِّکِی وَمُتَغَمِّدِی بِالنِّعَمِ الْجِسامِ مِنْ غَیْرِ اسْتِحْقاقٍ، وَجْهِی خاضِعٌ لِما تَعْلُوهُ الْأَقْدامُ لِجَلالِ وَجْهِكَ الْكَرِیمِ لَاتَجْعَلْ هٰذِهِ الشِّدَّةَ وَلَا هٰذِهِ الْمِحْنَةَ مُتَّصِلَةً بِاسْتِیصالِ الشَّأْفَةِ، وَامْنَحْنِی مِنْ فَضْلِكَ مالَمْ تَمْنَحْ بِهِ أَحَداً مِنْ غَیْرِ مَسْأَلَةٍ، أَنْتَ الْقَدِیمُ الْأَوَّلُ الَّذِی لَمْ تَزَلْ وَلَا تَزالُ صَلِّ عَلی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِی وَارْحَمْنِی، وَزَكِّ عَمَلِی، وَبارِكْ لِی فِی أَجَلِی، وَاجْعَلْنِی مِنْ عُتَقائِكَ وَطُلَقائِكَ مِنَ النَّارِ، بِرَحْمَتِكَ یا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ"

"بیت الطّست" کے اعمال

مسجد کے مقامات میں سے ایک "بیت الطّست" ہے جہاں پر امیر المومنین علیہ السلام کے لیے ایک معجزہ ظاہر ہوا تھا اس حوالے سے اسے "بیت الطّست" کہتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک غیر شادی شدہ لڑکی جس کے پانی کے بیچ بیٹھنے کے نتیجے میں اس کے پیٹ میں جونک پیدا ہوئی اور خون چوسنے سے اس عورت کا پیٹ حاملہ عورت کی طرح ہوگیا۔ لڑکی کے بھائیوں نے اس پر ناجائز طریقہ سے بچہ پیدا کرنے کا شک کیا اور اسے مارنے کی کوشش کی۔ وہ اس مسئلہ کا فیصلہ کرنے کے لیے امیر المومنین علیہ السلام کے پاس پہنچے۔ آپؑ نے مسجد کے ایک طرف پردہ کھینچنے اور لڑکی کو پردے کے پیچھے رکھنے کا حکم دیا، پھر آپ نے کوفہ کی دایہ کو لڑکی کا معائنہ کرنے کا حکم دیا۔

معائنے کے بعد دایہ نے عرض کیا: اے امیر المومنین علیہ السلام! یہ لڑکی حاملہ ہے اور اس کے پیٹ میں ایک بچہ ہے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے مٹی سے بھرا ہوا پلیٹ لانے کا حکم دیا اور اس پر لڑکی کو بیٹھنے کا کہا۔ جب جونک نے مٹی کی خوشبو سونگھی تو لڑکی کے پیٹ سے باہر نکلی۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے شام کے پہاڑوں سے برف کا ایک ٹکڑا لا کر اسے ایک برتن میں رکھا اور لڑکی کو اس برتن پر بٹھا دیا تو جونک لڑکی کے پیٹ سے نکل گئی۔

"بیت الطّست" کے مقام پر دو رکعت نماز اور پھر تسبیح زہرا سلام اللہ علیہا پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:

"اللّٰھُمَّ إِنِّی ذَخَرْتُ تَوْحِیدِی إِیاك، وَمَعْرِفَتِی بِك، وَإِخْلاصِی لَك، وَإِقْرارِی بِرُبُوبِیتِك، وَذَخَرْتُ وِلایةَ مَنْ أَنْعَمْتَ عَلَی بِمَعْرِفَتِهِمْ مِنْ بَرِیتِك مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِمْ لِیوْمِ فَزَعِی إِلَیك عاجِلاً وآجِلاً، وَقَدْ فَزِعْتُ إِلَیك وَإِلَیهِمْ یا مَوْلای فِی هذَا الْیوْمِ وَفِی مَوْقِفِی هذا وَسَأَلْتُك مادَّتِی مِنْ نِعْمَتِك وَإِزاحَةَ ما أَخْشاهُ مِنْ نِقْمَتِك، وَالْبَرَكَةَ فِیما رَزَقْتَنِیهِ، وَتَحْصِینَ صَدْرِی مِنْ كُلِّ هَمٍّ وَجائِحَةٍ وَمَعْصِیةٍ فِی دِینِی وَدُنْیای وَآخِرَتِی، یا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ"

مقام النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا دکۃ المعراج

اس جگہ کو "دکہ المعراج" بھی کہا گیا ہے۔اس کی وجہ بظاہر یہ ہے کہ شب معراج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا سے اجازت طلب کی اور اتر کر اس جگہ دو رکعت نماز پڑھی۔اس مقام پر دو رکعت نماز پڑھی جائے۔ پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ توحید (قل ھواللہ احد) اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورہ کافرون پڑھی جائے اور نماز کے بعد تسبیح زہرا سلام اللہ علیہا اور پھر یہ دعا پڑھی جائے:

"اَللّٰھُمَّ أَنْتَ اَلسَّلامُ، وَمِنْكَ اَلسَّلامُ، وَإِلَیكَ یعُودُ اَلسَّلامُ، وَدارُكَ دارُ السَّلامِ حَیِّنا رَبَّنا مِنْكَ بِالسَّلامِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّی صَلَّیتُ هذِهِ الصَّلاةَ ابْتِغاءَ رَحْمَتِكَ وَرِضْوانِكَ وَمَغْفِرَتِكَ وَتَعْظِیماً لِمَسْجِدِكَ اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْفَعْها فِی عِلِّیِّینَ وَتَقَبَّلْها مِنِّی یا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ"

اے معبود! تو سلامتی والا ہے اور سلامتی تجھ سے ملتی ہے اور سلامتی تیری طرف پلٹتی ہے۔ تیری بارگاہ سلامتی کا مرکز ہے۔ ہمارے پروردگار! ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔ اے معبود! بے شک میں نے نماز ادا کی یہ کہ میں تیری رحمت کا حصول چاہتا ہوں، تیری خوشنودی اور تجھ سے معافی طلب کرتا ہوں۔ نیز تیری مسجد کی تعظیم کے لیے یہ نماز پڑھی ہے۔اے معبود! تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما، ان کو مقام علیین پر بلند کر اور میری نماز قبول فرما۔ اے سب سے زیادہ رحم والے۔

مقام حضرت آدمؑ کے اعمال

یہ وہی جگہ ہے جہاں خدائے تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو توبہ کی توفیق عنایت فرمائی تھی۔
اس مقام پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ، وَبِاللهِ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى أَبِينَا آدَمَ وَأُمِّنَا حَوَّاءَ اَلسَّلَامُ عَلَى هَابِيلَ الْمَقْتُولِ ظُلْماً وَعُدْوَاناً عَلَى مَوَاهِبِ اللهِ وَرِضْوَانِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى شَيْثٍ صَفْوَةِ اللهِ الْمُخْتَارِ الْأَمِينِ وَعَلَى الصَّفْوَةِ الصَّادِقِينَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبِينَ أَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، اَلسَّلَامُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ إِسْمَاعِيلَ وَ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَعَلَى ذُرِّيَّتِهِمُ الْمُخْتَارِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَى مُوسَى كَلِيمِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَى عِيسَى رُوحِ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ، اَلسَّلَامُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ الطَّيِّبِينَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فِي الْأَوَّلِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فِي الْآخِرِينَ، اَلسَّلَامُ عَلَى فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الْأَئِمَّةِ الْهَادِينَ شُهَدَاءِ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَى الرَّقِيبِ الشَّاهِدِ عَلَى الْأُمَمِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

خدا کے نام سے خدا کی ذات سے اور رسول خدا ﷺ کی ملت پر۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ خدا کے رسول ہیں۔ سلام ہو ہمارے باپ آدم علیہ السلام پر اور ہماری ماں حوا پر، سلام ہو ہابیل پر جو ظلم و عداوت کے ساتھ قتل کئے گئے جبکہ وہ خدا کی بخششوں اور رضاؤں والے تھے۔ سلام ہو شیث علیہ السلام پر جو خدا کے چنے ہوئے اور پسندیدہ امین تھے اور سلام ہو صاحبان صدق اور برگزیدہ افراد پر جو ان کی پاکیزہ ذریت میں سے ہیں۔ سلام ہو خواہ وہ پہلے ہوں یا آخری ہوں۔ سلام ہو ابراہیم علیہ السلام و اسماعیل علیہ السلام پر اور اسحاق علیہ السلام و یعقوب علیہ السلام پر اور ان کی اولاد میں جو پسندیدہ ہیں۔ سلام ہو موسیٰ علیہ السلام پر جو خدا کے کلیم ہیں سلام ہو عیسیٰ علیہ السلام پر جو خدا کی روح ہیں۔ سلام ہو محمد ﷺ بن عبداللہ پر جو خاتم الانبیاء ہیں۔ سلام ہو مومنوں کے امیر علیہ السلام پر اور آپ کی پاکیزہ ذریت پر اور اللہ کی رحمت اور برکات ہوں۔ آپ پر سلام ہو پہلے والوں میں آپ پر سلام ہو آخرین میں۔ سلام ہو فاطمہ زہراء علیہا السلام پر، سلام ہو

ہدایت دینے والے ائمہ علیہم السلام پر جو خدا کی مخلوق پر اس کے گواہ ہیں، سلام ہو اس پر جو اس خدا کی خاطر قوموں پر نگہبان اور گواہ ہے جو عالمین کا رب ہے۔

پھر اس ستون کے پاس چار رکعت نماز دو دو رکعت کرکے بجالائے کہ پہلی دو رکعت میں سورۃ حمد کے بعد سورہ قدر اور دوسری رکعت میں سورہ حمد کے بعد سورۃ اخلاص پڑھے اور دوسری دو رکعت میں بھی اسی طرح بجالائے۔ اس کے بعد تسبیح حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا پڑھے اور اس کے بعد اس دعا کو پڑھے:

اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ قَدْ عَصَيْتُكَ فَإِنِّي قَدْ أَطَعْتُكَ فِي الْإِيمانِ مِنِّي بِكَ مَنّاً مِنْكَ عَلَيَّ لَا مَنّاً مِنِّي عَلَيْكَ، وَ أَطَعْتُكَ فِي أَحَبِّ الْأَشْياءِ لَكَ لَمْ أَتَّخِذْ لَكَ وَلَداً، وَلَمْ أَدْعُ لَكَ شَرِيكاً، وَ قَدْ عَصَيْتُكَ فِي أَشْياءَ كَثِيرَةٍ عَلَى غَيْرِ وَجْهِ الْمُكابَرَةِ لَكَ وَلاَ الْخُرُوجِ عَنْ عُبُودِيَّتِكَ، وَلاَ الْجُحُودِ لِرُبُوبِيَّتِك، وَلَكِنِ اتَّبَعْتُ هَوايَ وَأَزَلَّنِي الشَّيْطانُ بَعْدَ الْحُجَّةِ عَلَيَّ وَالْبَيان، فَإِنْ تُعَذِّبْنِي فَبِذُنُوبِي غَيْرَ ظالِمٍ أَنْتَ لِي، وَإِنْ تَعْفُ عَنِّي وَتَرْحَمْنِي فَبِجُودِكَ وَ كَرَمِكَ يا كَرِيمُ ، اَللّٰهُمَّ إِنَّ ذُنُوبِي لَمْ يَبْقَ لَها إِلاَّ رَجاءُ عَفْوِكَ۔ وَقَدْ قَدَّمْتُ آلَةَ الْحِرْمانِ، فَأَنَا اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ ما لا اَسْتَوْجِبُهُ، وَاَطْلُبُ مِنْكَ ما لا اَسْتَحِقُّهُ، اَللّٰهُمَّ اِنْ تُعَذِّبْنِي فَبِذُنُوبِي، وَلَمْ تَظْلِمْنِي شَيْئاً، وَاِنْ تَغْفِرْ لِي فَخَيْرُ راحِمٍ اَنْتَ يا سَيِّدِي، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَنْتَ، وَ اَنَا اَنَا، اَنْتَ الْعَوّادُ بِالْمَغْفِرَةِ، وَ اَنَا الْعَوّادُ بِالذُّنُوبِ، وَاَنْتَ الْمُتَفَضِّلُ بِالْحِلْمِ، وَ اَنَا الْعَوّادُ الْجَهْلِ، اَللّٰهُمَّ فَاِنِّي اَسْئَلُكَ يا كَنْزَ الضُّعَفاءِ، يا عَظِيمَ الرَّجآءِ، يا مُنْقِذَ الْغَرْقى، يا مُنْجِيَ الْهَلْكى، يا مُمِيتَ الْأَحْيآءِ، يا مُحْيِيَ الْمَوْتى، اَنْتَ اللّٰهُ، لا اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ، اَنْتَ الَّذِي سَجَدَ لَكَ شُعاعُ الشَّمْسِ وَدَوِيُّ الْمآءِ، وَحَفِيفُ الشَّجَرِ، وَنُورُ الْقَمَرِ، وَظُلْمَةُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهارِ، وَخَفَقا، الطَّيْرِ، فَاَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ يا عَظِيمُ بِحَقِّكَ عَلى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الصّادِقِينَ، وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الصّادِقِينَ عَلَيْكَ، وَبِحَقِّكَ عَلى عَلِيٍّ، وَبِحَقِّ عَلِيٍّ عَلَيْكَ وَبِحَقِّكَ عَلى فاطِمَةَ، وَبِحَقِّ فاطِمَةَ عَلَيْكَ، وَبِحَقِّكَ عَلَى الْحَسَنِ وَ بِحَقِّ الْحَسَنِ عَلَيْكَ، وَبِحَقِّكَ عَلَى الْحُسَيْنِ، وَبِحَقِّ الْحُسَيْنِ عَلَيْكَ، فَاِنَّ حُقُوقَهُمْ عَلَيْكَ مِنْ اَفْضَلِ اِنْعامِكَ عَلَيْهِمْ، وَبِالشَّاْنِ الَّذِي لَكَ عِنْدَهُمْ وَبِالشَّاْنِ الَّذِي لَهُمْ عِنْدَكَ، صَلِّ عَلَيْهِمْ يا رَبِّ صَلاةً دائِمَةً مُنْتَهى رِضاكَ، وَاغْفِرْ لِي بِهِمُ

الذُّنُوبَ الَّتی بَیْنی وَبَیْنَکَ، وَأرْضِ عَنّی خَلْقَکَ اَتِمَّ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ، کَما اَتْمَمْتَها عَلی آبائی مِنْ قَبْلُ، وَلاتَجْعَلْ لِاَحَدٍ مِنَ الْمَخْلُوقینَ عَلَیَّ فیهَا امْتِناناً، وَامْنُنْ عَلَیَّ کَما مَنَنْتَ عَلی آبائی مِن، قَبْلُ، یا کهیعص، اَللّهُمَّ کَما صَلَّیْتَ عَلی مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، فَاسْتَجِبْ لی دُعآئی فیما سَئَلْتُ، یا کَریمُ یا کَریمُ یا کَریم۔

اے معبود! اگر تیری نافرمانی کرتا رہا ہوں تو بھی میں نے تجھ پر ایمان رکھنے میں تیری اطاعت کی ہے یہ بھی مجھ پر تیرا احسان ہے نہ تجھ پر میرا احسان۔ میں نے تیری پسندیدہ چیزوں میں تیری اطاعت کی ہے کہ تیرے لئے کوئی بیٹا قرار نہیں دیا نہ کسی کو تیرا شریک ٹھہرایا ہے۔ میں نے بہت سی چیزوں میں جو تیری نافرمانی کی تو اس میں تیرے سامنے بڑائی نہیں کی نہ میں تیری بندگی سے باہر نکلا اور نہ میں نے تیری ربوبیت سے انکار کیا۔ لیکن یہ کہ میں اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور مجھے شیطان نے پھسلایا جبکہ مجھ پر حجت ظاہر تھی۔ جبکہ مجھ پر حجت ظاہر تھی پس تو اگر مجھے عذاب کرے تو وہ ظلم نہیں میرے گناہوں کا بدلہ ہے اور اگر مجھے معاف کرے اور رحم فرمائے تو وہ تیرا لطف اور کرم ہے، اے مہربان۔ اے معبود! بے شک میرے گناہوں کا کوئی علاج نہیں سوائے تیری پردہ پوشی کے جبکہ میں نے محرومی کا سامان کیا ہے تو بھی تجھ سے سوال کرتا ہوں اے معبود! اس چیز کا جس کا حقدار نہیں ہوں اور خواہش کرتا ہوں اس چیز کی جس کا اہل نہیں ہوں۔ اے معبود! اگر تو مجھے سزا دے تو وہ میرے گناہوں کا بدلہ ہے وہ ظلم نہیں ہوگا اور اگر مجھے بخش دے تو بھی تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔ اے میرے مالک اے معبود! تو تو ہے اور میں میں ہوں، تو بار بار بخشنے والا ہے اور میں بار بار گناہ کرنے والا ہوں۔ تو حلم کے ساتھ احسان کرنے والا ہے اور میں نادانی میں خطا کرنے والا ہوں۔ اے معبود! میں تیرا سوالی ہوں۔ اے کمزوروں کے خزانہ! اے بڑی امید گاہ! اے ڈوبتوں کو بچانے والے! اے تباہی سے نجات دینے والے! اے زندوں کو مارنے والے! اے مردوں کو زندہ کرنے والے! تو وہ اللہ ہے کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے، تو وہ ذات ہے جس کو سجدہ کرتے ہیں سورج کی کرن، پانی کی آواز، پتوں کی کھڑکھڑاہٹ، چاند کی چاندنی، رات کی تاریکیاں، دن کی روشنی اور پرندوں کی پھڑپھڑاہٹ۔ پس سوال کرتا ہوں اے

معبود، اے عظمت والے اس محمد ﷺ اور ان کی راستگو آل علیہم السلام پر اور محمد ﷺ اور ان کی راست گو آل کے حق کے واسطے سے جو تجھ پر ہے اور تیرے حق کے واسطے سے جو علی علیہ السلام پر ہے اور علی علیہ السلام کے حق کے واسطے جو تجھ پر ہے تیرے حق کے واسطے جو فاطمہ علیہا السلام پر ہے اور فاطمہ علیہا السلام کے حق کے واسطے جو تجھ پر ہے تیرے حق کے واسطے جو حسن علیہ السلام پر ہے اور حسن علیہ السلام کے حق کے واسطے جو تجھ پر ہے تیرے حق کے واسطے جو حسین علیہ السلام پر ہے اور حسین علیہ السلام کے حق کے واسطے جو تجھ پر ہے۔ یقیناً ان کے جو حقوق تجھ پر ہیں وہ ان پر تیرے بہترین انعامات ہیں واسطہ تیری شان کا جو ان کے نزدیک ہے اور واسطہ ان کی عزت کا جو تیرے نزدیک ہے، ان پر رحمت فرما۔ اے پروردگار! ہمیشہ ہمیشہ کی رحمت اپنی پوری خوشنودی اور ان کی خاطر میرے گناہ بخش دے جو میرے اور تیرے درمیان حائل ہیں۔ مجھ پر اپنی مخلوق کو راضی کردے، مجھ پر اپنی نعمت تمام فرما، جیسے تونے میرے بزرگوں پر اس سے پہلے نعمت تمام کی اور اس بارے مجھ کو مخلوق میں سے کسی کا احسان مند نہ بنا بلکہ خود تو مجھ پر احسان فرما جیسے قبل ازیں میرے بزرگوں پر احسان کیا۔ اے کھٰیٰعص! اے معبود! جیسے تونے رحمت کی ہے محمد و آل محمد علیہم السلام پر اب میری دعا بھی قبول کر جو کچھ مانگا ہے عطا کردے۔ اے کریم، اے کریم۔

پھر سجدے میں جائے اور یہ دعا پڑھے:

يا مَنْ يَقْدِرُ عَلى حَوآئِجِ السّآئِلِينَ، وَيَعْلَمُ ما فى ضَميرِ الصّامِتِينَ يا مَنْ لايَحْتاجُ اِلَى التَّفْسيرِ، يا مَنْ يَعْلَمُ خائِنَةَ الاَعْيُنِ وَما تُخْفِى الصُّدُورُ، يا مَنْ اَنْزَلَ الْعَذابَ عَلى قَوْمِ يُونُسَ وَهُوَ يُرِيدُ اَنْ يُعَذِّبَهُمْ، فَدَعَوْهُ وَتَضَرَّعُوا اِلَيْهِ فَكَشَفَ عَنْهُمُ الْعَذابَ، وَمَتَّعَهُمْ اِلى حِينٍ، قَدْ تَرى، مَكانى، وَتَسْمَعُ دُعآئى، وَتَعْلَمُ سِرّى وَعَلانِيَتى وَحالى، صَلِّ عَلى، مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ، وَاكْفِنى ما اَهَمَّنى مِنْ اَمْرِ دِينى وَدُنْياىَ وَآخِرَتى۔

اے وہ جو مانگنے والوں کی حاجت پر قادر ہے اور خاموش رہنے والوں کے مدعا کو جانتا ہے، اے وہ جسے تفصیل کی کچھ حاجت نہیں اے وہ جو آنکھوں کی خیانت کو اور دلوں کی باتوں کو جانتا ہے، اے وہ جس نے قوم یونس علیہ السلام کے لیے عذاب آمادہ کیا کہ وہ ان پر عذاب کی دعا کر چکے تھے

پس انہوں نے اسے پکارا اور زاری کی تو اس نے ان پر سے عذاب ٹال دیا اور انہیں کچھ مدت تک زندگی دی، تو مجھے کھڑے دیکھ رہا ہے، میری پکار سن رہا ہے، میرے اندر باہر کو اور میرے حالات کو جانتا ہے، محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت فرما اور میری مدد کر ان مشکلوں میں جو مجھے دین و دنیا اور آخرت میں در پیش ہیں۔

پھر ستر مرتبہ کہے: یَا سَیِّدِی اور سجدے سے سر اٹھانے کے بعد یہ دعا پڑھے:

یا رَبِّ اَسْئَلُكَ بَرَكَةَ هذَا الْمَوْضِعِ وَبَرَكَةَ اَهْلِهِ، وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنی مِنْ رِزْقِكَ رِزْقاً حَلالاً طَيِّباً، تَسُوقُهُ اِلَيَّ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ، وَ اَنَا خائِضٌ فی عافِيَةٍ يا اَرْحَمَ الرّاحِمِينَ۔

اے میرے مولا! اے پرودگار! تجھ سے مانگتا ہوں اس جگہ کی برکت اور یہاں کے رہنے والوں کی برکت اور تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنے ہاں سے حلال و پاک روزی عطا فرما، اپنی قدرت سے اس کو میری طرف راہ دے تاکہ میں عافیت میں رہوں، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

مؤلف کہتے ہیں: صاحب مزار قدیم فرماتے ہیں کہ اس موقع پر یا کَرِیْمُ یا کَرِیْمُ یا کَرِیْمُ کہنے کے بعد اور سجدے میں جانے سے پہلے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ يا مَنْ تُحَلُّ بِهِ عُقَدُ الْمَكارِهِ، وَيا مَنْ يُفْثَأُ بِهِ حَدُّ الشَّدائِدِ، وَ يا مَنْ يُلْتَمَسُ مِنْهُ الْمَخْرَجُ إِلَى رَوْحِ الْفَرَجِ۔ ذَلَّتْ لِقُدْرَتِكَ الصِّعابُ، وَتَسَبَّبَتْ بِلُطْفِكَ الْأَسْبابُ، وَ جَرَى بِقُدْرَتِكَ الْقَضاءُ، وَ مَضَتْ عَلَى إِرادَتِكَ الْأَشْياءُ۔ فَهِيَ بِمَشِيَّتِكَ دُونَ قَوْلِكَ مُؤْتَمِرَةٌ، وَ بِإِرادَتِكَ دُونَ نَهْيِكَ مُنْزَجِرَةٌ۔ أَنْتَ الْمَدْعُوُّ لِلْمُهِمّاتِ، وَ أَنْتَ الْمَفْزَعُ فِي الْمُلِمّاتِ ، لا يَنْدَفِعُ مِنْها إِلاَّ ما دَفَعْتَ، وَ لا يَنْكَشِفُ مِنْها إِلاَّ ما كَشَفْتَ وَ قَدْ نَزَلَ بِي يا رَبِّ ما قَدْ تَكَأَّدَنِي ثِقْلُهُ، وَ أَلَمَّ بِي ما قَدْ بَهَظَنِي حَمْلُهُ. وَ بِقُدْرَتِكَ أَوْرَدْتَهُ عَلَيَّ وَ بِسُلْطانِكَ وَجَّهْتَهُ إِلَيَّ۔ فَلا مُصْدِرَ لِما أَوْرَدْتَ، وَ لا صارِفَ لِما وَجَّهْتَ، وَ لا فاتِحَ لِما أَغْلَقْتَ، وَ لا مُغْلِقَ لِما فَتَحْتَ، وَ لا مُيَسِّرَ لِما عَسَّرْتَ، وَ لا ناصِرَ لِمَنْ خَذَلْتَ. فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ، وَ افْتَحْ لِي يا رَبِّ بابَ الْفَرَجِ بِطَوْلِكَ ، وَ اكْسِرْ عَنِّي سُلْطانَ الْهَمِّ بِحَوْلِكَ، وَ أَنِلْنِي

حُسْنَ النَّظَرِ فِیمَا شَکَوْتُ ، وَ أَذِقْنِی حَلاَوَةَ الصُّنْعِ فِیمَا سَأَلْتُ ، وَ هَبْ لِی مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَ فَرَجاً هَنِیئاً ، وَ اِجْعَلْ لِی مِنْ عِنْدِكَ مَخْرَجاً وَحِیّاً - وَ لاَ تَشْغَلْنِی بِالاِهْتِمَامِ عَنْ تَعَاهُدِ فُرُوضِكَ ، وَ اِسْتِعْمَالِ سُنَّتِكَ - فَقَدْ ضِقْتُ لِمَا نَزَلَ بِی یَا رَبِّ ذَرْعاً ، وَ امْتَلَأْتُ بِحَمْلِ مَا حَدَثَ عَلَیَّ هَمّاً ، وَ أَنْتَ الْقَادِرُ عَلَی کَشْفِ مَا مُنِیتُ بِهِ ، وَ دَفْعِ مَا وَقَعْتُ فِیهِ ، فَافْعَلْ بِی ذَلِكَ وَ إِنْ لَمْ أَسْتَوْجِبْهُ مِنْكَ ، یَا ذَا الْعَرْشِ الْعَظِیمِ وَ ذَا الْمَنِّ الْكَرِیمِ فَاَنْتَ قَادِرٌ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ - آمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ -

اس دعا کے بعد کہے :

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ وَ لاَ اَعْلَمُ وَ تَقْدِرُ وَلاَ اَقْدِرُ وَ اَنْتَ عَلاَّمُ الْغُیُوْبِ صَلِّ اَللّٰهُمَّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اغْفِرْلِیْ وَ ارْحَمْنِیْ وَ تَجَاوَزْ عَنِّیْ وَ تَصَدَّقْ عَلَیَّ مَا اَنْتَ اَهْلُهُ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ -

اے معبود ! بے شک تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، تو قدرت رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا اور تو تمام چھپی باتوں کو جانتا ہے، رحمت فرما اے معبود ! محمد وآل محمد علیہم السلام پر اور مجھے بخش دے مجھ پر رحم کر، مجھے معافی عطا فرما اور مجھے اتنا دے جو، تیرے شایان شان ہو اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

اس کے بعد سجدے میں جائے اور کہے:

یَا مَنْ یَقْدِرُ عَلَی قَضَاءِ حَوَائِجِ السَّائِلِینَ ، یَا مَنْ یَعْلَمُ ضَمِیرَ الصَّامِتِینَ ، یَا مَنْ لاَ یَحْتَاجُ إِلَی التَّفْسِیرِ ، یَا مَنْ یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْیُنِ وَ مَا تُخْفِی الصُّدُورُ ، یَا مَنْ أَنْزَلَ الْعَذَابَ عَلَی قَوْمِ یُونُسَ وَ هُوَ یُرِیدُ أَنْ یُعَذِّبَهُمْ فَدَعَوْهُ وَ تَضَرَّعُوا إِلَیْهِ فَکَشَفَ عَنْهُمُ الْعَذَابَ ، وَ مَتَّعَهُمْ إِلَی حِینٍ - قَدْ تَرَی مَکَانِی ، وَ تَسْمَعُ كَلاَمِی ، وَ تَعْلَمُ حَاجَتِی ، فَاکْفِنِی مَا أَهَمَّنِی مِنْ أَمْرِ دِینِی وَ دُنْیَایَ وَ آخِرَتِی ،

مقام حضرت جبرئیل علیہ السلام کے اعمال

مقام جبرئیل مسجد کوفہ کے ممتاز مقاموں میں سے ہے۔ لہٰذا وہاں دو رکعت نماز پڑھی جائے اور سورہ حمد کے بعد کوئی بھی سورہ پڑھی جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح حضرت زہرا اور اس کے بعد یہ دعا پڑھی جائے :

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِجَمِيعِ أَسْمَائِكَ كُلِّهَا، مَا عَلِمْنَا مِنْهَا وَ مَا لَمْ نَعْلَمْ، وَ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ، الْكَبِيرِ الْأَكْبَرِ، الَّذِي مَنْ دَعَاكَ بِهِ أَجَبْتَهُ، وَ مَنْ سَأَلَكَ بِهِ أَعْطَيْتَهُ، وَ مَنِ اسْتَنْصَرَكَ بِهِ نَصَرْتَهُ، وَ مَنِ اسْتَغْفَرَكَ بِهِ غَفَرْتَ لَهُ، وَ مَنِ اسْتَعَانَكَ بِهِ أَعَنْتَهُ، وَ مَنِ اسْتَرْزَقَكَ بِهِ رَزَقْتَهُ، وَ مَنِ اسْتَغَاثَكَ بِهِ أَغَثْتَهُ، وَ مَنِ اسْتَرْحَمَكَ بِهِ رَحِمْتَهُ، وَ مَنِ اسْتَجَارَكَ بِهِ أَجَرْتَهُ، وَ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَيْكَ بِهِ كَفَيْتَهُ، وَ مَنِ اسْتَعْصَمَكَ بِهِ عَصَمْتَهُ، وَ مَنِ اسْتَنْقَذَكَ بِهِ مِنَ النَّارِ أَنْقَذْتَهُ، وَ مَنِ اسْتَعْطَفَكَ بِهِ تَعَطَّفْتَ لَهُ، وَ مَنْ أَمَّلَكَ بِهِ أَعْطَيْتَهُ. الَّذِي اتَّخَذْتَ بِهِ آدَمَ صَفِيّاً، وَ نُوحاً نَجِيّاً، وَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلاً، وَ مُوسَى كَلِيماً، وَ عِيسَى رُوحاً، وَ مُحَمَّداً حَبِيباً، وَ عَلِيّاً وَصِيّاً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ- أَنْ تَقْضِيَ لِي حَوَائِجِي، وَ تَعْفُوَ عَمَّا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِي، وَ تَتَفَضَّلَ عَلَيَّ بِمَا أَنْتَ أَهْلُهُ، وَ لِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ لِلدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ- يَا مُفَرِّجَ هَمِّ الْمَهْمُومِينَ، وَ يَا غِيَاثَ الْمَلْهُوفِينَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ-

مقام امام زین العابدین علیہ السلام کے اعمال

مقام امام علی زین العابدین علیہ السلام میں دو رکعت نماز پڑھی جائے اور سورہ حمد کے بعد کوئی بھی سورہ پڑھی جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح حضرت زہرا اور اس کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. اَللّٰهُمَّ إِنَّ ذُنُوبِي قَدْ كَثُرَتْ وَ لَمْ يَبْقَ لَهَا إِلَّا رَجَاءُ عَفْوِكَ، وَ قَدْ قَدَّمْتُ آلَةَ الْحِرْمَانِ إِلَيْكَ، فَأَنَا أَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ مَا لَا أَسْتَوْجِبُهُ، وَ أَطْلُبُ مِنْكَ مَا لَا أَسْتَحِقُّهُ اللّٰهُمَّ إِنْ تُعَذِّبْنِي فَبِذُنُوبِي وَ لَمْ تَظْلِمْنِي شَيْئاً، وَ إِنْ تَغْفِرْ لِي فَخَيْرُ رَاحِمٍ أَنْتَ يَا سَيِّدِي. اَللّٰهُمَّ أَنْتَ أَنْتَ وَ أَنَا أَنَا، أَنْتَ الْعَوَّادُ بِالْمَغْفِرَةِ وَ أَنَا الْعَوَّادُ بِالذُّنُوبِ وَ أَنْتَ الْمُتَفَضِّلُ بِالْحِلْمِ وَ أَنَا الْعَوَّادُ بِالْجَهْلِ، اَللّٰهُمَّ فَإِنِّي أَسْأَلُكَ يَا كَنْزَ الضُّعَفَاءِ، يَا عَظِيمَ الرَّجَاءِ، يَا مُنْقِذَ الْغَرْقَى، يَا مُنْجِيَ الْهَلْكَى، يَا مُمِيتَ الْأَحْيَاءِ، يَا مُحْيِيَ الْمَوْتَى، أَنْتَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ الَّذِي سَجَدَ لَكَ شُعَاعُ الشَّمْسِ، وَ نُورُ الْقَمَرِ، وَ ظُلْمَةُ

اَللَّيْلِ، وَ ضَوْءُ النَّهارِ، وَ خَفَقانُ الطَّيْرِ، فَأَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ يا عَظِيمُ، بِحَقِّكَ يا كَرِيمُ عَلى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الصَّادِقِينَ، وَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الصَّادِقِينَ عَلَيْكَ، وَ بِحَقِّكَ عَلى عَلِيٍّ وَ بِحَقِّ عَلِيٍّ عَلَيْكَ، وَ بِحَقِّكَ عَلى فاطِمَةَ، وَ بِحَقِّ فاطِمَةَ عَلَيْكَ، وَ بِحَقِّكَ عَلَى الْحَسَنِ، وَ بِحَقِّ الْحَسَنِ عَلَيْكَ، وَ بِحَقِّكَ عَلَى الْحُسَيْنِ، وَ بِحَقِّ الْحُسَيْنِ عَلَيْكَ، فَإِنَّ حُقُوقَهُمْ مِنْ أَفْضَلِ إِنْعامِكَ عَلَيْهِمْ، وَ بِالشَّأْنِ الَّذِى لَكَ عِنْدَهُمْ، وَ بِالشَّأْنِ الَّذِى لَهُمْ عِنْدَكَ، صَلِّ يا رَبِّ عَلَيْهِمْ صَلاةً دائِمَةً مُنْتَهى رِضاكَ، وَ اغْفِرْ لِى بِهِمُ الذُّنُوبَ الَّتِى بَيْنِى وَ بَيْنَكَ، وَ أَتْمِمْ نِعْمَتَكَ عَلَيَّ كَما أَتْمَمْتَها عَلى آبائِى مِنْ قَبْلُ يا كهيعص. اَللّٰهُمَّ كَما صَلَّيْتَ عَلى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ فَاسْتَجِبْ لِى دُعائِى فِى ما سَأَلْتُكَ۔

پھر سجدہ کرے اور سجدے کی حالت میں اپنا دائیاں رخسار زمین پر رکھ کر کہے:

يا سَيِّدِى، يا سَيِّدِى، يا سَيِّدِى صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ، وَ اغْفِرْ لِى۔

ان کلمات کو عجز و گریہ کے ساتھ بار بار دہرائے اور پھر بایاں رخسار زمین پر رکھے اور یہی کلمات کہے اور جو دعا چاہے مانگے۔

اعمال باب الفرج (مقام نوحؑ)

مقام حضرت نوح علیہ السلام پر چار رکعت نماز پڑھی جائے جس کی ہر رکعت میں سورہ حمد کے بعد جو سورہ چاہے پڑھیں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اقْضِ حاجَتِى يا اَللّٰهُ يا مَنْ لا يَخِيبُ سائِلُهُ، وَ لا يَنْفَدُ نائِلُهُ يا قاضِيَ الْحاجاتِ يا مُجِيبَ الدَّعَواتِ يا رَبَّ الْأَرَضِينَ وَ السَّماواتِ يا كاشِفَ الْكُرُباتِ يا واسِعَ الْعَطِيّاتِ يا دافِعَ النَّقِماتِ يا مُبَدِّلَ السَّيِّئاتِ حَسَناتٍ عُدْ عَلَيَّ بِطَوْلِكَ وَ فَضْلِكَ وَ إِحْسانِكَ وَ اسْتَجِبْ دُعائِى فِيما سَأَلْتُكَ وَ طَلَبْتُ مِنْكَ بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَ وَصِيِّكَ وَ أَوْلِيائِكَ الصَّالِحِينَ۔

مقام نوح علیہ السلام کے اعمال

اس مقام پر دو رکعت نماز پڑھی جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي حَلَلْتُ بِسَاحَتِكَ لِعِلْمِي بِوَحْدَانِيَّتِكَ وَ صَمَدَانِيَّتِكَ، وَ إِنَّهُ لاَ قَادِرَ عَلَى قَضَاءِ حَاجَتِي غَيْرُكَ، وَ قَدْ عَلِمْتُ يَا رَبِّ أَنَّهُ كُلَّمَا شَاهَدْتُ نِعْمَتَكَ عَلَيَّ اِشْتَدَّتْ فَاقَتِي إِلَيْكَ، وَ قَدْ طَرَقَنِي يَا رَبِّ مِنْ مُهِمِّ أَمْرِي مَا قَدْ عَرَفْتَهُ قَبْلَ مَعْرِفَتِي، لِأَنَّكَ عَالِمٌ غَيْرُ مُعَلَّمٍ. فَأَسْأَلُكَ بِالاِسْمِ اَلَّذِي وَضَعْتَهُ عَلَى اَلسَّمَاوَاتِ فَانْشَقَّتْ، وَ عَلَى اَلْأَرَضِينَ فَانْبَسَطَتْ، وَ عَلَى اَلنُّجُومِ فَانْتَثَرَتْ، وَ عَلَى اَلْجِبَالِ فَاسْتَقَرَّتْ، وَ أَسْأَلُكَ بِالاِسْمِ اَلَّذِي جَعَلْتَهُ عِنْدَ مُحَمَّدٍ، وَ عِنْدَ عَلِيٍّ، وَ عِنْدَ اَلْحَسَنِ وَ اَلْحُسَيْنِ، وَ عِنْدَ اَلْأَئِمَّةِ كُلِّهِمْ صَلَوَاتُ اَللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَقْضِيَ لِي يَا رَبِّ حَاجَتِي، وَ تُيَسِّرَ لِي عَسِيرَهَا، وَ تَكْفِيَنِي مُهِمَّهَا، وَ تُفَتِّحَ لِي قُفْلَهَا، فَإِنْ فَعَلْتَ فَلَكَ اَلْحَمْدُ، وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَلَكَ اَلْحَمْدُ، غَيْرَ جَائِرٍ فِي حُكْمِكَ، وَ لاَ حَائِفٍ فِي عَدْلِكَ۔

پھر اپنا دائیاں رخسار زمین پر رکھ کر یہ ذکر پڑھے: اَللّٰهُمَّ إِنَّ يُونُسَ بْنَ مَتَّى عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ دَعَاكَ فِي بَطْنِ اَلْحُوتِ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ، وَ أَنَا أَدْعُوكَ فَاسْتَجِبْ لِي فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ۔ ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کرے۔ اور پھر اپنا بائیاں رخسار زمین پر رکھ کر کہے:

اَللّٰهُمَّ أَمَرْتَ بِالدُّعَاءِ وَ تَكَفَّلْتَ بِالْإِجَابَةِ، وَ أَنَا أَدْعُوكَ كَمَا أَمَرْتَنِي فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اِسْتَجِبْ لِي كَمَا وَعَدْتَنِي يَا كَرِيمُ. ثُمَّ تَعُودُ إِلَى اَلسُّجُودِ وَ تَقُولُ: يَا مُعِزَّ كُلِّ ذَلِيلٍ، يَا مُذِلَّ كُلِّ عَزِيزٍ، تَعْلَمُ كُرْبَتِي فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ فَرِّجْ عَنِّي يَا كَرِيمُ۔

مقام نوح علیہ السلام پر نماز حاجت

اس مقام پر چار رکعت نماز پڑھی جائے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح حضرت زہرا سلام اللہ علیہا کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُونُ وَ

ولا تحيط به الظنون، ولا يصفه الواصفون، ولا تغيره الحوادث، ولا تفنيه الدهور، يعلم مثاقيل الجبال، ومكائيل البحار، وورق الأشجار، ورمل القفار، وما أضاءت به الشمس والقمر، واظلم عليه الليل ووضح به النهار، لا توارى منك سماء سماء، ولا ارض أرضا، ولا جبل ما فی أصله، ولا بحر ما فی قعره، أسألك ان تصلی علی محمد وآل محمد وان تجعل خير أمری آخره، وخير أعمالی خواتيمها، وخير أيامی يوم ألقاك، انك علی كل شئ قدير۔ اللهم من أرادنی بسوئ فارده، ومن كادنی فكده، ومن بغانی بهلكة فأهلكه، واكفنی ما أهمنی ممن ادخل همه علی، اللهم أدخلنی فی درعك الحصينة، واسترنی بسترك الواقی۔ يا من يكفی كل شئ ولا يكفی منه شئ، اكفنی من أمر الدنيا والآخرة، وصدق قولی وفعالی، يا شفيق يا رفيق فرج عنی المضيق ولا تحملنی ما لا أطيق، اللهم احرسنی بعينك التی لا تنام، وارحمنی بقدرتك علی يا ارحم الراحمين، يا علی يا عظيم أنت عالم بحاجتی وعلی قضائها قدير، وهی لديك يسيرة، وانا إليك فقير، فمن بها علی يا كريم، انك علی كل شئ قدير۔

پھر سجدے میں چلا جائے اور کہے:

الهی قد علمت حوائجی فصل علی محمد وآله واقضها، وقد أحصيت ذنوبی فصل علی محمد وآله واغفرها لی يا كريم۔

پھر اپنا دائیاں رخسار زمین پر رکھ کر یہ ذکر پڑھے: ان كنت بئس العبد فأنت نعم الرب، افعل بی ما أنت أهله ولا تفعل بی ما انا أهله يا ارحم الراحمين.

پھر اپنا بائیاں رخسار زمین پر رکھ کر یہ ذکر پڑھے: الهی ان عظم الذنب من عبدك فليحسن العفو من عندك۔

پھر پیشانی زمین پر رکھ کر کہے: ارحم من أساء واقترف، واستكان واعترف۔

محراب امیر المؤمنین علیہ السلام کے اعمال

جس مقام پر امیر المؤمنین علیہ السلام کو ضربت لگی تھی وہاں دو رکعت نماز پڑھے اور سورہ حمد کے بعد جو سورہ چاہے پڑھے۔ نماز ادا کرنے کے بعد تسبیح فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پڑھے اور پھر کہے:

يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَ سَتَرَ الْقَبِيحَ يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ بِالْجَرِيرَةِ وَ لَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ وَ السَّرِيرَةَ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى يَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الرَّجَاءِ يَا سَيِّدِي صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ افْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ يَا كَرِيمُ۔

مناجات امیر المومنین علیہ السلام

امیر المومنین علی علیہ السلام سے مروی مناجات:

اَللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَ لَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلاً وَأَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَ الْأَقْدَامِ وَ أَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ لَا يَجْزِي وَالِدٌ عَنْ وَلَدِهِ شَيْئاً وَ لَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَالِدِهِ شَيْئاً إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَ أَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ سُوءُ الدَّارِ وَ أَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئاً وَ الْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِلَّهِ وَ أَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ وَ أُمِّهِ وَ أَبِيهِ وَ صَاحِبَتِهِ وَ بَنِيهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ وَ أَسْأَلُكَ الْأَمَانَ يَوْمَ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ وَ صَاحِبَتِهِ وَ أَخِيهِ وَ فَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعاً ثُمَّ يُنْجِيهِ كَلَّا إِنَّهَا لَظَى نَزَّاعَةً لِلشَّوَى مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْمَوْلَى وَ أَنَا الْعَبْدُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الْعَبْدَ إِلَّا الْمَوْلَى مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْمَالِكُ وَ أَنَا الْمَمْلُوكُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمَمْلُوكَ إِلَّا الْمَالِكُ مَوْلَايَ يَا مَوْلَايَ أَنْتَ الْعَزِيزُ وَ أَنَا الذَّلِيلُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الذَّلِيلَ إِلَّا الْعَزِيزُ مَوْلَايَ

يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الْخَالِقُ وَ أَنَا الْمَخْلُوقُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمَخْلُوقَ إِلاَّ الْخَالِقُ مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الْعَظِيمُ وَ أَنَا الْحَقِيرُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الْحَقِيرَ إِلاَّ الْعَظِيمُ مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الْقَوِيُّ وَ أَنَا الضَّعِيفُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الضَّعِيفَ إِلاَّ الْقَوِيُّ مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَ أَنَا الْفَقِيرُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الْفَقِيرَ إِلاَّ الْغَنِيُّ مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الْمُعْطِی وَ أَنَا السَّائِلُ وَ هَلْ يَرْحَمُ السَّائِلَ إِلاَّ الْمُعْطِی مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الْحَيُّ وَ أَنَا الْمَيِّتُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمَيِّتَ إِلاَّ الْحَيُّ مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الْبَاقِی وَ أَنَا الْفَانِی وَ هَلْ يَرْحَمُ الْفَانِیَ إِلاَّ الْبَاقِی مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الدَّائِمُ وَ أَنَا الزَّائِلُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الزَّائِلَ إِلاَّ الدَّائِمُ مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الرَّازِقُ وَ أَنَا الْمَرْزُوقُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمَرْزُوقَ إِلاَّ الرَّازِقُ مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الْجَوَادُ وَ أَنَا الْبَخِيلُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الْبَخِيلَ إِلاَّ الْجَوَادُ مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الْمُعَافِی وَ أَنَا الْمُبْتَلَى وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمُبْتَلَى إِلاَّ الْمُعَافِی مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الْكَبِيرُ وَ أَنَا الصَّغِيرُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الصَّغِيرَ إِلاَّ الْكَبِيرُ مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الْهَادِی وَ أَنَا الضَّالُّ وَ هَلْ يَرْحَمُ الضَّالَّ إِلاَّ الْهَادِی مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الرَّحْمَنُ وَ أَنَا الْمَرْحُومُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمَرْحُومَ إِلاَّ الرَّحْمَنُ مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ السُّلْطَانُ وَ أَنَا الْمُمْتَحَنُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمُمْتَحَنَ إِلاَّ السُّلْطَانُ مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الدَّلِيلُ وَ أَنَا الْمُتَحَيِّرُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمُتَحَيِّرَ إِلاَّ الدَّلِيلُ مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الْغَفُورُ وَ أَنَا الْمُذْنِبُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمُذْنِبَ إِلاَّ الْغَفُورُ مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الْغَالِبُ وَ أَنَا الْمَغْلُوبُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمَغْلُوبَ إِلاَّ الْغَالِبُ مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الرَّبُّ وَ أَنَا الْمَرْبُوبُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الْمَرْبُوبَ إِلاَّ الرَّبُّ مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ أَنْتَ الْمُتَكَبِّرُ وَ أَنَا الْخَاشِعُ وَ هَلْ يَرْحَمُ الْخَاشِعَ إِلاَّ الْمُتَكَبِّرُ مَوْلاَیَ يَا مَوْلاَیَ اِرْحَمْنِی بِرَحْمَتِكَ وَ ارْضَ عَنِّی بِجُودِكَ وَ كَرَمِكَ وَ فَضْلِكَ يَا ذَا الْجُودِ وَ الْإِحْسَانِ وَ الطَّوْلِ وَ الِامْتِنَانِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

دکۃ امام جعفر صادق علیہ السلام کے اعمال

محراب کے اعمال کے بعد مقام امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف جائے جو کہ حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام کے روضہ کی دیوار سے متصل ہے۔ وہاں دو رکعت نماز ادا کرے اور تسبیح فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کے بعد یہ دعا پڑھے:

تُصَلِّی رَکْعَتَیْنِ وَ تَقُولُ بَعْدَهُمَا: یَا صَانِعَ کُلِّ مَصْنُوعٍ، وَیَا جَابِرَ کُلِّ کَسِیرٍ، یَا حَاضِرَ کُلِّ مَلَإٍ، یَا شَاهِدَ کُلِّ نَجْوَی، یَا عَالِمَ کُلِّ خَفِیَّةٍ، یَا شَاهِداً غَیْرَ غَائِبٍ، وَیَا غَالِباً غَیْرَ مَغْلُوبٍ، وَیَا قَرِیباً غَیْرَ بَعِیدٍ، وَ یَا مُونِسَ کُلِّ وَحِیدٍ، وَ یَا حَیُّ حِینَ لَا حَیَّ غَیْرُهُ، یَا مُحْیِیَ الْمَوْتَی وَ مُمِیتَ الْأَحْیَاءِ، الْقَائِمَ عَلَی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ، صَلِّ عَلَی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کرے۔

مسجد کوفہ میں نماز حاجت

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جو آدمی مسجد کوفہ میں دو رکعت نماز ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ حمد کے بعد سورۂ فلق، سورۂ ناس، سورۂ اخلاص، سورۂ کافرون، سورۂ نصر، سورۂ قدر اور سورۂ اعلیٰ پڑھے اور سلام کے بعد تسبیح فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا پڑھے اور پھر جو حاجت بھی رکھتا ہو طلب کرے تو حق تعالیٰ اس کی دعا قبول اور حاجت پوری کرے گا۔

مؤلف کہتے ہیں مذکورہ بالا دو رکعت نماز میں سورتوں کی جو ترتیب ہم نے لکھی ہے وہ سید کی کتاب مصباح میں درج ترتیب کے مطابق ہے لیکن شیخ طوسی نے امالی میں سورۂ قدر کو سورۂ اعلیٰ کے بعد رکھا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان سورتوں کی قرائت میں کوئی خاص ترتیب رکھنا ضروری نہ ہو اور سورہ حمد کے بعد ان سات سورتوں کو کسی بھی ترتیب سے پڑھ لینا کافی ہو۔ واللہ اعلم۔

زیارت مسلم بن عقیل علیہ السلام

مسجد کوفہ کے اعمال سے فارغ ہو کر حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام کے روضہ مبارک کی طرف جائے اور کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھے:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِينِ، الْمُتَصاغِرِ لِعَظَمَتِهِ جَبابِرَةُ الطّاغِينَ، الْمُعْتَرِفِ بِرُبُوبِيَّتِهِ جَمِيعُ أَهْلِ السَّماواتِ وَالْأَرَضِينَ، الْمُقِرِّ بِتَوْحِيدِهِ سائِرُ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ سَيِّدِ الْأَنامِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْكِرامِ صَلاةً تَقَرُّ بِها أَعْيُنُهُمْ، وَيَرْغَمُ بِها أَنْفُ شانِئِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَجْمَعِينَ، سَلامُ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَسَلامُ مَلائِكَتِهِ الْمُقَرَّبِينَ، وَأَنْبِيائِهِ الْمُرْسَلِينَ، وَأَئِمَّتِهِ الْمُنْتَجَبِينَ، وَعِبادِهِ الصّالِحِينَ، وَجَمِيعِ الشُّهَداءِ وَالصِّدِّيقِينَ، وَالزّاكِياتُ الطَّيِّباتُ فِيما تَغْتَدِي وَتَرُوحُ عَلَيْكَ يا مُسْلِمَ بْنَ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طالِبٍ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكاتُهُ؛ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَقَمْتَ الصَّلاةَ، وَآتَيْتَ الزَّكاةَ، وَأَمَرْتَ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَجاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهادِهِ، وَقُتِلْتَ عَلَىٰ مِنْهاجِ الْمُجاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ حَتّىٰ لَقِيتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَنْكَ راضٍ، وَأَشْهَدُ أَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَبَذَلْتَ نَفْسَكَ فِي نُصْرَةِ حُجَّةِ اللّٰهِ وَابْنِ حُجَّتِهِ حَتّىٰ أَتاكَ الْيَقِينُ، أَشْهَدُ لَكَ بِالتَّسْلِيمِ وَالْوَفاءِ وَالنَّصِيحَةِ لِخَلَفِ النَّبِيِّ الْمُرْسَلِ، وَالسِّبْطِ الْمُنْتَجَبِ، وَالدَّلِيلِ الْعالِمِ، وَالْوَصِيِّ الْمُبَلِّغِ، وَالْمَظْلُومِ الْمُهْتَضَمِ، فَجَزاكَ اللّٰهُ عَنْ رَسُولِهِ، وَعَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَعَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَفْضَلَ الْجَزاءِ بِما صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ وَأَعَنْتَ فَنِعْمَ عُقْبَى الدّارِ، لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ قَتَلَكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ أَمَرَ بِقَتْلِكَ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ظَلَمَكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنِ افْتَرىٰ عَلَيْكَ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ جَهِلَ حَقَّكَ وَاسْتَخَفَّ بِحُرْمَتِكَ؛ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ بايَعَكَ وَغَشَّكَ وَخَذَلَكَ وَأَسْلَمَكَ وَمَنْ أَلَّبَ عَلَيْكَ وَلَمْ يُعِنْكَ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ النّارَ مَثْواهُمْ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُودُ أَشْهَدُ أَنَّكَ قُتِلْتَ مَظْلُوماً، وَأَنَّ اللّٰهَ مُنْجِزٌ لَكُمْ ما وَعَدَكُمْ، جِئْتُكَ زائِراً عارِفاً بِحَقِّكُمْ، مُسَلِّماً لَكُمْ، تابِعاً لِسُنَّتِكُمْ، وَنُصْرَتِي لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّىٰ يَحْكُمَ اللّٰهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحاكِمِينَ، فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ

لاٰمَعَ عَدُوِّكُمْ صَلَواتُ اللهِ عَلَيْكُمْ وَعَلىٰ أَرْواحِكُمْ وَأَجْسادِكُمْ وَشاهِدِكُمْ وَغائِبِكُمْ، وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ، قَتَلَ اللهُ أُمَّةً قَتَلَتْكُمْ بِالأَيْدِي وَالأَلْسُنِ.

مزار کبیر میں ان کلمات کو بطور اذن دخول بیان کیا گیا ہے اور لکھا ہے کہ اس اذن کے بعد حرم مطہر میں داخل ہو جائے اور خود کو قبر سے لپٹائے اور سابقہ روایت کے مطابق قبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہے:

السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيعُ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلامُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلامٌ عَلىٰ عِبادِهِ الَّذِينَ اصْطَفىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ، وَالسَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ وَعَلىٰ رُوحِكَ وَبَدَنِكَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ مَضَيْتَ عَلىٰ ما مَضىٰ عَلَيْهِ الْبَدْرِيُّونَ الْمُجاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ، الْمُبالِغُونَ فِي جِهادِ أَعْدائِهِ وَنُصْرَةِ أَوْلِيائِهِ، فَجَزاكَ اللهُ أَفْضَلَ الْجَزاءِ، وَأَكْثَرَ الْجَزاءِ، وَأَوْفَرَ جَزاءِ أَحَدٍ مِمَّنْ وَفىٰ بِبَيْعَتِهِ، وَاسْتَجابَ لَهُ دَعْوَتَهُ، وَأَطاعَ وُلاةَ أَمْرِهِ؛ أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بالَغْتَ فِي النَّصِيحَةِ، وَأَعْطَيْتَ غايَةَ الْمَجْهُودِ حَتّىٰ بَعَثَكَ اللهُ فِي الشُّهَداءِ، وَجَعَلَ رُوحَكَ مَعَ أَرْواحِ السُّعَداءِ، وَأَعْطاكَ مِنْ جِنانِهِ أَفْسَحَها مَنْزِلاً، وَأَفْضَلَها غُرَفاً، وَرَفَعَ ذِكْرَكَ فِي الْعِلِّيِّينَ، وَحَشَرَكَ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَداءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقاً، أَشْهَدُ أَنَّكَ لَمْ تَهِنْ وَلَمْ تَنْكُلْ، وَأَنَّكَ قَدْ مَضَيْتَ عَلىٰ بَصِيرَةٍ مِنْ أَمْرِكَ مُقْتَدِياً بِالصَّالِحِينَ، وَمُتَّبِعاً لِلنَّبِيِّينَ، فَجَمَعَ اللهُ بَيْنَنا وَبَيْنَكَ وَبَيْنَ رَسُولِهِ وَأَوْلِيائِهِ فِي مَنازِلِ الْمُخْبِتِينَ فَإِنَّهُ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.

*اس کے بعد سرہانے کی طرف جا کر دو رکعت نماز بجالائے اور وہ حضرت **مسلم** علیہ السلام کو ہدیہ کرے اور کہے:*

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَلاٰ تَدَعْ لِي ذَنْباً إِلاَّ غَفَرْتَهُ، وَلاٰ هَمّاً إِلاَّ فَرَّجْتَهُ، وَلاٰ مَرَضاً إِلاَّ شَفَيْتَهُ، وَلاٰ عَيْباً إِلاَّ سَتَرْتَهُ، وَلاٰ شَمْلاً إِلاَّ جَمَعْتَهُ، وَلاٰ غائِباً إِلاَّ حَفِظْتَهُ وَأَدَّيْتَهُ، وَلاٰ

عُرْیَاناً إِلاَّ کَسَوْتَہُ، وَ لاَ رِزْقاً إِلاَّ بَسَطْتَہُ، وَ لاَ خَوْفاً إِلاَّ آمَنْتَہُ، وَ لاَ حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا وَ الآخِرَةِ لَکَ فِیهَا رِضًا وَلِیَ فِیهَا صَلاَحٌ إِلاَّ قَضَیْتَهَا، یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ۔

زیارت ہانی بن عروہ رضوان اللہ علیہ

حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام کی زیارت کے بعد حضرت ہانی بن عروہ رضوان اللہ علیہ کی قبر مبارک کے سامنے کھڑا ہو جائے اور ان کی یہ زیارت پڑھے:

سَلاَمُ اللهِ الْعَظِیمِ وَصَلَوَاتُهُ عَلَیْکَ یَا هَانِیَ بْنَ عُرْوَةَ، اَلسَّلاَمُ عَلَیْکَ أَیُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ، النَّاصِحُ لِلهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ عَلَیْهِمُ السَّلاَمُ، أَشْهَدُ أَنَّکَ قُتِلْتَ مَظْلُوْمًا، فَلَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَکَ، وَاسْتَحَلَّ دَمَکَ، وَحَشٰی قُبُوْرَهُمْ نَارًا ۔ أَشْهَدُ أَنَّکَ لَقِیْتَ اللهَ وَهُوَ رَاضٍ عَنْکَ، بِمَا فَعَلْتَ وَنَصَحْتَ، وَأَشْهَدُ أَنَّکَ قَدْ بَلَغْتَ دَرَجَةَ الشُّهَدَاءِ، وَجُعِلَ رُوْحُکَ مَعَ أَرْوَاحِ السُّعَدَاءِ، بِمَا نَصَحْتَ لِلهِ وَلِرَسُوْلِهِ مُجْتَهِدًا، وَبَذَلْتَ نَفْسَکَ فِیْ ذَاتِ اللهِ وَمَرْضَاتِهِ، فَرَحِمَکَ اللهُ وَرَضِیَ عَنْکَ، وَحَشَرَکَ مَعَ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ، وَجَمَعَنَا وَاِیَّاکُمْ مَعَهُمْ فِیْ دَارِ النَّعِیْمِ وَسَلاَمٌ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهُ۔

سلام ہو عظمت والے خدا کا اور اس کی رحمتیں ہوں آپ پر اے ہانی بن عروہ، سلام ہو آپ پر اے نیک بندے، جو خیر خواہ تھے خدا اور اس کے رسولؐ کے لیے، امیر المؤمنینؑ کے لیے، اور حسنؑ و حسینؑ کے لیے، سلام ہو ان سب پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کو مظلوم قتل کیا گیا، پس خدا لعنت کرے اس پر جس نے آپ کو قتل کیا اور آپ کے خون کو مباح جانا، خدا ظالموں کی قبروں کو آگ سے بھرے، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خدا سے ملاقات کی تو وہ آپ سے راضی تھا، یونکہ آپ نے اچھا عمل اور خیر خواہی کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ شہیدوں کے زمرے میں داخل ہوئے، اور آپ کی روح خوش بختوں کی روحوں کے ساتھ رکھی گئی، کیونکہ آپ خدا ورسولؐ کی خیر خواہی میں پوری طرح کوشاں ہوئے، اور آپ نے جان قربان کر دی ذات خدا اور اس کی رضاؤں میں،

خدا آپ پر رحمت کرے، آپ سے راضی رہے، اور آپ کو حضرت محمدؐ اور ان کی پاکیزہ آلؑ کے ساتھ محشور کرے۔

پھر دو رکعت نماز پڑھ کر جناب ہانی بن عروہ کی روح کو ہدیہ کرے اور اپنے لیے جو دعا چاہے کرے اور اسی دعا کے ساتھ وداع کرے جو جناب مسلم بن عقیل علیہ السلام کے وداع میں ذکر ہوا ہے۔

زیارت مختار ثقفی رضوان اللہ علیہ

جیسا کہ کتاب المزار الکبیر میں وارد ہوا ہے مختار ثقفی کی قبر کے سامنے کھڑا ہو کر اس طرح ان کی زیارت پڑھے:

السَّلامُ عَلَيكَ أيُّهَا العَبدُ الصّالِحُ، السَّلامُ عَلَيكَ أيُّهَا الوَلِيُّ النّاصِحُ، السَّلامُ عَلَيكَ يا أبا إسحاقَ المُختارَ، السَّلامُ عَلَيكَ أيُّهَا الآخِذُ بِالثّارِ، المُحارِبُ لِلكَفَرَةِ الفُجّارِ، السَّلامُ عَلَيكَ أيُّهَا المُخلِصُ للّهِ في طاعَتِهِ ولِزَينِ العابِدينَ عَلَيهِ السَّلامُ في مَحَبَّتِهِ، السَّلامُ عَلَيكَ يا مَن رَضِيَ عَنهُ النَّبِيُّ المُختارُ، وقَسيمُ الجَنَّةِ وَالنّارِ، وكاشِفُ الكَربِ وَالغُمَّةِ، قائِما مَقاما لَم يَصِل إلَيهِ أحَدٌ مِنَ الاُمَّةِ، السَّلامُ عَلَيكَ يا مَن بَذَلَ نَفسَهُ في رِضَا الأَئِمَّةِ في نُصرَةِ العِترَةِ الطّاهِرينَ، وَالأَخذِ بِثارِهِم مِنَ العِصابَةِ المَلعونَةِ الفاجِرَةِ، فَجَزاكَ اللّهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ و آلہ، ومِن أهلِ بَيتِهِ عليهم السلام۔

مسجد کوفہ کے متعلق معلومات

موجودہ مسجد کوفہ اور اس سے ملحقہ مزارات کی پوری وسعت ۱۱۱۸۷۰۴ ہے۔ جو علاقہ کھلا ہوا ہے اس کی وسعت ۵۳۳۵۰۴ ہے اور جس پر چھت ہے اس کی وسعت ۵۸۵۲ ہے اور مسجد کے ستون ۱۸۳، اور ۵۶ محراب بنے ہوئے ہیں۔ مسجد کے مینارے چار ہیں، ہر مینارہ تیس اعشاریہ پچاسی ملی میٹر کا ہے۔

مسجد میں بارہ مقامات ہیں:

1. نبی ابراہیم علیہ السلام کا مقام۔
2. حضرت خضر علیہ السلام کا مقام۔
3. دکۃ القضاء۔
4. بیت الطشت۔
5. مقام النبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔
6. مقام آدم علیہ السلام۔
7. مقام جبرئیل علیہ السلام۔
8. مقام الامام زین العابدین علیہ السلام۔
9. مقام النبی نوح علیہ السلام۔
10. مقام استشہاد امیر المومنین علیہ السلام (محراب)۔
11. مقام النافلۃ۔
12. مقام الامام الصادق علیہ السلام۔

مسجد کوفہ کے سات دروازے ہیں:

۱۔ باب الحجۃ (عج)۔

۲۔ باب الثعبان۔

۳۔ باب الرحمۃ۔

۴۔ باب ھانی بن عروۃ (رضوان اللہ علیہ) جہاں حضرت ہانی کی جگہ سے مسجد۔

۵۔ باب عبد اللہ بن عفیف الازدی (رضوان اللہ علیہ)۔

۶ باب مالک الاشتر (رضوان اللہ علیہ)۔

۷۔ باب المختار الثقفی (رضوان اللہ علیہ) مدخل حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام من المسجد۔

امیر المومنین علیہ السلام کا محراب:

- ❖ محراب کی مساحت: ۱۲عشاریہ ۷۹۷ ملی میٹر۔
- ❖ محراب کے ستون: ۱۸۔
- ❖ محراب کے دروازے: ۱۱۔

حضرت مسلم بن عقیل علیہ السلام اور ھانی بن عروۃ (رضوان اللہ علیہ) کا صحن:

- حضرت مسلم بن عقیل کی مساحت: ۱۸۰۰میٹر۔
- حضرت ہانی بن عروۃ (رض): ۷۷۰ میٹر۔
- مسلم بن عقیلؑ کی کھڑکی: ۲۰ اعشاریہ ۵ ملی میٹر۔
- ہانی بن عروۃ (رض) کی کھڑکی: ۱۱۱عشاریہ ۲۵ میٹر۔
- مسلم بن عقیلؑ گنبد کی بلندی: ۲۸ میٹر۔
- ہانی بن عروۃ (رض) کے گنبد کی بلندی: ۲۱میٹر۔
- مسلم بن عقیل علیہ السلام کے گنبد کے بیرونی قطر: ۱۳۰۱میٹر۔
- مسلم بن عقیل علیہ السلام کے گنبد کا داخلی قطر: ۱۱۰۱میٹر۔
- ہانی بن عروۃ کے گنبد کا بیرونی قطر: ۱۸عشارہ ۵ میٹر۔
- ہانی بن عروۃ کے گنبد کا داخلی قطر: ۷اعشارہ ۲۵ میٹر۔
- مسلم بن عقیل علیہ السلام کے مرقد کے دروازے: ۴۔
- ہانی بن عروۃ کے مرقد کے دروازے: ۳۔
- مسلم بن عقیل علیہ السلام کے بیرونی صحن کی مساحت: ۲۷۵۰ میٹر۔
- مسلم بن عقیل علیہ السلام کے پورے صحن کی مساحت: ۷ ہزار میٹر۔
- سید البطحاء حضرت ابوطالب علیہ السلام کے مساحت: ۱۶۴۰۰میٹر۔

مسجد کوفہ کے حوالے سے یہ معلومات مسجد کوفہ کے ادارہ کی جانب سے شائع شدہ کتابچہ سے نقل کی گئی ہیں۔ اس کتابچہ کا ترجمہ 2 صفر المظفر ۱۴۴۵ھ ق بمطابق 20 اگست 2023ء کو دفتر

جامعہ خدیجۃ الکبریٰؑ ، پکی شاہ مردان میں مکمل ہوا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس سے استفادہ کی توفیق عطاء فرمائے۔

سید افتخار حسین نقوی

چیئرمین مرکز تحقیقات منتہائے نور،

اسلام آباد